اصطلاحات حدیث

اربعین نووی

تالیف

امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف شافعی نووی

شبیر

تنظیم المدارس کے نصاب کے مطابق

اربعین نووی

تالیف

امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف شافعی نووی

ترجمہ شارح بخاری

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

اربعین نووی

ناشر	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	مارچ 2008ء / ربیع النور 1429ھ
کمپوزنگ	ورڈز میکر
سرورق	اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0345-4653373
طابع	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

اسٹاکسٹ

مکتبہ قادریہ

داتا دربار مارکیٹ لاہور 042-7226193

ملک غلام رسول ہم دم

0321-8226193

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا بے حد و شمار احسان ہے کہ آپ کا ادارہ شبیر برادرز' اسلامی علوم و فنون سے متعلق کتب کی نشر و اشاعت میں نہایت تیزی کے ساتھ سرگرمِ عمل ہے اور یہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا فضل ہے کہ ہماری تمام کتابیں ظاہری و باطنی ہر اعتبار سے نہایت عمدہ معیار کی حامل ہوتی ہیں۔

چند سال قبل آپ کے ادارہ کی انتظامیہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ دیگر علوم و فنون کے ساتھ بطورِ خاص علم حدیث کی نشر و اشاعت کی طرف زیادہ توجہ دی جائے جس کے نتیجے میں اب تک ہم علم حدیث کی درج ذیل مستند کتب' بہترین ترجے اور عمدہ کتابت کے ہمراہ شائع کر چکے ہیں۔

صحیح بخاری' صحیح مسلم' مؤطا امام مالک' جامع الاحادیث' امجد الاحادیث

اس کے علاوہ ہم نے درسِ نظامی کے نصاب سے تعلق رکھنے والی علم حدیث کی مشہور کتاب ''آثارِ سنن'' پوری آب و تاب کے ساتھ شائع کی ہے۔ اور اب درسِ نظامی کے نصاب سے متعلق ایک اور کتاب ''اربعین نووی'' پیشِ خدمت ہے۔

ترجے کی خدمت ہمارے محترم دوست شارح بخاری ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر نے انجام دی ہے۔ اور اپنی مخصوص جدت کا مظاہرہ کرتے ہوئے احادیث کی تخریج کے تفصیلی حوالے کے ہمراہ عربی الفاظ کی ''نحوی و صرفی تحقیق'' بھی تحریر کر دی ہے۔ تاکہ مبتدی طلباء عربی گرائمر کے قوانین کے عملی اجراء کے قابل ہو سکیں۔ شاید یہ تحقیق ''اربعین نووی'' کے دنیا میں کسی بھی مطبوعہ نسخے میں نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری کوشش کو قبول فرمائے اور ہمیں آئندہ بھی علومِ اسلامیہ کی زیادہ اور بہتر خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پس نوشت: حضرت مترجم ''اربعین نووی'' کی ایک مفصل شرح بھی تحریر کر رہے ہیں۔ جو طلباء کے ساتھ عام قارئین بلکہ علماء کرام کے لئے مفید ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

آپ کا مخلص: **ملک شبیر حسین**

سوانحی خاکہ

(امام نوویؒ)

نام: یحیٰ بن شرف

لقب: شیخ الاسلام، محی الدین، الامام

سن پیدائش: محرم الحرام 631 ہجری

جائے پیدائش: ''نویٰ'' (ایک گاؤں جو دمشق کے مضافات میں ہے) دمشق، شام

فقہی مذہب: شافعی

اساتذہ: ابو ابراہیم اسحاق بن احمد مغربی، ابو محمد عبدالرحمٰن بن نوح مقدسی، ابوالفرج بن محمد بن قدامہ مقدسی، ابوالعباس احمد بن سالم مصری، ضیاء بن تمام حنفی، ابوالفتح عمر بن بندر تفلیسی

تلامذہ: رشید اسماعیل بن معلم حنفی، جمال الدین سلیمان بن درعی، یوسف بن عبدالرحمٰن المزی

تصانیف: شرح صحیح مسلم (یہ صحیح مسلم کی سب سے مقبول شرح ہے اور عام دستیاب ہوتی ہے)

ریاض الصالحین (زہد و تقویٰ سے متعلق احادیث پر مشتمل بہترین مجموعہ ہے)

الاذکار (مختلف مسنون دعاؤں کا مستند ذخیرہ ہے)

المنہاج (فقہ شافعی کی امہات کتب میں سے ایک ہے)

شرح المہذب (فقہ شافعی کے مشہور متن المہذب کی معرکہ آرا شرح ہے)

الاربعین (اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے)

(مؤرخین نے ان کے علاوہ امام نووی کی بعض دیگر تصانیف کا بھی ذکر کیا ہے لیکن وہ ہمارے ملاحظہ سے نہیں گزری ہیں)۔

وصال: 14 رجب المرجب 676 ہجری

اصطلاحاتِ حدیث

لفظ حدیث کا مطلب

لفظ ''حدیث'' لفظ حدث سے ماخوذ ہے' جس کا لغوی معنیٰ کسی چیز کا رونما ہونا' اسی سے لفظ حادثہ بھی ماخوذ ہے۔ بعد میں گفتگو یا کلام کے لئے یہ لفظ ''حدیث'' استعمال ہونے لگا۔

لفظ اصطلاح کا مطلب

لفظ اصطلاح کا لغوی معنیٰ اتفاق اور اجتماع ہے' جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد کسی ایک فن کے ماہرین کا کسی لفظ کو اس فن سے متعلق کسی مخصوص مفہوم کی وضاحت کے لئے مخصوص کرنا ہے۔

لفظ حدیث کا اصطلاحی مفہوم

محدثین کی اصطلاح میں لفظ حدیث ان روایات کے لئے استعمال ہوتا ہے' جو نبی اکرمؐ کے قول' فعل' تقریر یا وصف کے بارے میں منقول ہوں۔

حجیت حدیث

تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی اکرمؐ کی احادیث اسلام کے احکام کا بنیادی مآخذ ہیں اور حدیث کے حجت ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

(۱) وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ''رسول تمہیں جو دے اسے حاصل کرلو اور جس سے منع کردے اس سے باز آجاؤ''۔

(۲) اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ''اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو''۔

(۳) وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ''ہم نے رسول کو صرف اس لئے بھیجا ہے تاکہ اللہ کے حکم کے تحت اس کی اطاعت کی جائے''۔

(۴) فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ''تمہارے

پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے اختلافی معاملات میں تمہیں ثالث تسلیم نہیں کرتے"۔

(۵) وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ "اور ہم نے تمہاری طرف ذکر (یعنی قرآن مجید) کو نازل کیا تاکہ تم لوگوں کے لئے اس چیز کو بیان کرو جوان کی طرف نازل کیا گیا ہے"۔

یہ اور اس جیسی قرآن مجید کی دیگر بہت سی آیات سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو جاتی ہے اسلام اور قرآن کی تعلیمات کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث شرعی احکام کا بنیادی مأخذ ہیں۔

علم اصول حدیث کی تعریف

یہ وہ علم ہے جس کے ذریعے ایسے قواعد کی واقفیت حاصل کی جاتی ہے جن کی مدد سے کسی روایت کے متن یا اس کی سند کو قبول کرنے یا مسترد کرنے کا فیصلہ کیا جا سکے۔

علم اصول حدیث کا فائدہ

اس علم سے واقفیت کے نتیجے میں انسان صحیح اور غلط، مستند اور غیر مستند حدیث کے درمیان فرق کر سکتا ہے۔

سند: اس سے مراد راویوں کے اسماء کا وہ سلسلہ ہے جن کے وساطت سے حدیث نقل ہوئی ہے۔

متن: اس سے مراد وہ مضمون ہے جو نبی اکرم ﷺ یا کسی صحابی کے قول وفعل کے ذکر پر مشتمل ہو۔

مقبول و مردود

(iii) خبر واحد خواہ وہ مشہور ہو یا غریب اسے ایک اور حوالے سے بھی تقسیم کیا گیا ہے اس کی دو قسمیں ہیں: (i) مقبول (ii) مردود

خبر مقبول کو دو طرح سے تقسیم کیا گیا ہے:

(i) صحیح اور حسن (ii) معمول بہ اور غیر معمول بہ

صحیح کی دو ذیلی قسمیں ہیں: (i) صحیح لذاتہ (ii) صحیح لغیرہ

اسی طرح حسن کی بھی دو قسمیں ہیں: (i) حسن لذاتہ (ii) حسن لغیرہ

ان چاروں اقسام کی تعریفات درج ذیل ہیں:

''صحیح'' کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں آغاز سے لے کر اختتام تک تمام راویوں کی کڑی متصل ہو، وہ تمام راوی عادل ہوں، ضابط ہوں اور اس حدیث کے متن میں کوئی شذوذ و علت نہ ہو۔

گویا اس تعریف میں پانچ بنیادی چیزوں کا ذکر ہے جن میں سے ایک شرط کا تعلق حدیث کے متن کے ساتھ ہے جبکہ بقیہ چار شرطیں حدیث کی سند کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں جن میں سے دو کا تعلق راوی کی شخصیت سے ہے اور ایک شرط راویوں کے ایک دوسرے سے تعلق پر مشتمل ہے جبکہ پانچویں شرط یعنی علت سند اور متن دونوں سے متعلق ہو سکتی ہے۔

''صحیح'' کا حکم: محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خبر صحیح پر عمل کرنا واجب ہے۔

علم اصول فقہ کے ماہرین صحیح حدیث کو شرعی احکام کا بنیادی ماخذ قرار دیتے ہیں جس کی مخالفت کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں ہے۔

ایک اہم اصول: اصول یہ ہے کہ بعض اوقات کوئی لفظ اپنے لغوی یا عرفی معنی میں استعمال ہوتا ہے پھر کسی ایک فن کے ماہرین اسے اپنی مخصوص اصطلاح میں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی لفظ کو دو مختلف فنون کے ماہرین اپنی اپنی مخصوص اصطلاح میں استعمال کرتے ہیں اس لیے یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رہے کہ ''صحیح'' محدثین کی مخصوص اصطلاح ہے اور اس سے مراد وہ حدیث ہے جس میں مذکورہ بالا پانچ شرائط پائی جاتی ہوں اگر محدثین کسی حدیث کے بارے میں یہ کہہ دیں کہ یہ حدیث ''صحیح'' نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوگا کہ وہ حدیث ''غلط'' ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس حدیث میں مذکورہ بالا شرائط میں سے کوئی ایک یا چند ایک شرائط موجود نہیں ہیں۔

صحیح لغیرہ کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہوتی ہے جو درحقیقت ''حسن لذاتہ'' ہی ہو لیکن کسی اور سند کے ہمراہ منقول ہو جو پہلی سند کے برابر یا اس سے زیادہ مستند ہو۔ ایسی ''حسن لذاتہ'' حدیث کو ''صحیح لغیرہ'' کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بذاتِ خود صحیح نہیں ہوتی لیکن دوسری سند کی وجہ سے اس کی حیثیت مزید مستند ہو جاتی ہے۔

صحیح لغیرہ کا حکم: یہ حدیث صحیح لذاتہ سے کم اور حسن لذاتہ سے زیادہ مستند ہوتی ہے۔

''حسن'' کی تعریف: حسن اس حدیث کو کہتے ہیں جو صحیح اور ضعیف کی درمیانی حیثیت کی

حامل ہو لیکن اس کی اصطلاحی تعریف کیا ہو گی؟ اس بارے میں محدثین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے تاہم حافظ ابن حجر نے اس کی تعریف یوں کی ہے:

''جس روایت کے تمام راوی عادل ہوں' سند میں اتصال پایا جاتا ہو۔ نیز اس کے اندر کسی قسم کی کوئی علت یا شدوذ موجود نہ ہو تاہم اس کے کسی راوی کا ضبط (یادداشت) کمزور ہو تو ایسی حدیث کو ''حسن لذاتہ'' کہا جائے گا۔''

حسن لذاتہ کا حکم: اگرچہ تکنیکی اعتبار سے یہ روایت ''صحیح لذاتہ'' جتنی مستند تو نہیں ہوتی مگر دلیل اور ثبوت کے طور پر پیش کرنے کے حوالے سے یہ ''صحیح لذاتہ'' جتنی مستند ہے' یہی وجہ ہے کہ محدثین اور فقہاء اسے سند کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

حسن لغیرہ کی تعریف: اس سے مراد وہ ضعیف روایت ہے جو کئی اسناد کے ہمراہ منقول ہو تاہم اس ضعیف روایت کا ضعف راوی کے فسق یا کذب کی وجہ سے نہ ہو۔

حسن لغیرہ کا حکم: کیونکہ یہ حدیث مقبول ہی کی ایک قسم ہے اس لیے ایسی حدیث سے استدلال کرنا جائز ہے۔

سابقہ سطور میں ہم اس بات کی وضاحت کر چکے ہیں کہ قابلِ عمل ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے خبر مقبول کی دو بنیادی قسمیں ہیں: (i) معمول بہ (ii) غیر معمول بہ

معمول بہ حدیث کی دو قسمیں ہیں: (i) محکم (ii) ناسخ

غیر معمول بہ کی بھی دو قسمیں ہیں: (i) منسوخ (ii) مختلف

محکم کی تعریف: اس سے مراد وہ مقبول حدیث ہے جس کی معارض کوئی حدیث موجود نہ ہو۔

ناسخ کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی وجہ سے کسی دوسری حدیث کا کوئی حکم منسوخ یعنی کالعدم قرار دیا جائے۔

مختلف کی تعریف: اس سے مراد وہ مقبول حدیث ہے جس کی معارض کوئی دوسری حدیث موجود ہو اور ان دونوں احادیث کے درمیان تطبیق ممکن نہ ہو۔

منسوخ کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کا حکم کسی اور حدیث کی وجہ سے کالعدم قرار پائے۔

خبر مردود: علم حدیث کے طالب علم کے لیے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ علم حدیث کی

کتابوں میں بہت سی روایات نبی اکرم ﷺ سے منسوب ہیں لیکن یہ تمام روایات قابلِ قبول نہیں ہیں جو روایات نا قابلِ قبول ہوں، محدثین انہیں "خبر مردود" کہتے ہیں یعنی جسے مسترد کر دیا جائے۔ کسی حدیث کو مسترد کرنے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ محدثین نے ان میں سے بعض وجوہات کی موجودگی کے حوالے سے مخصوص اصطلاحات مقرر کی ہیں جبکہ بعض صورتوں کی نشاندہی کے لیے مخصوص اصطلاح مقرر کرنے کی بجائے انہیں "ضعیف" کی عمومی اصطلاح میں ذکر کر دیا جاتا ہے۔

ضعیف کی تعریف: وہ روایت جو کسی تکنیکی خامی کی وجہ سے کم از کم حسن کے مرتبے تک بھی نہ پہنچ سکے۔

ضعیف کا حکم: ضعیف روایت کے ذریعے کسی بنیادی عقیدے یا فقہی اعتبار سے کسی حلال یا حرام حکم کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

نوٹ: یہاں یہ اصول پیشِ نظر رکھیں کہ کسی حدیث کے ضعیف ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ سرے سے حدیث ہی نہیں ہے کیونکہ جو بات سرے سے حدیث ہی نہ ہو یعنی کسی نے اسے اپنی طرف سے ایجاد کر کے، گھڑ کر نبی اکرم ﷺ سے منسوب کر دیا ہو تو ایسی روایت کو محدثین کی اصطلاح میں "موضوع" کہا جاتا ہے۔

محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ضعیف روایت کو حدیث کے طور پر نقل کیا جا سکتا ہے البتہ موضوع روایت کو حدیث کے طور پر نقل کرنا جائز نہیں ہے۔ ترغیب وترہیب کے لئے، فضائل کے اظہار کے لیے، وعظ و نصیحت کے لیے، ضعیف روایات کو نقل کیا جا سکتا ہے۔

ضعیف کی اقسام: عام طور پر کسی روایت کے ضعف کا تعلق دو چیزوں سے ہوتا ہے:

(i) سند میں انقطاع آ جانا یعنی راویوں کی کڑی کا درمیان سے ٹوٹ جانا۔

(ii) کسی راوی میں کسی شخصی خامی کا موجود ہونا۔

کسی حدیث کی سند میں انقطاع کا مطلب یہ ہے کہ سند کے دوران کہیں بھی کسی ایک یا ایک سے زیادہ راویوں کا ذکر نہ ہو یعنی نبی اکرم ﷺ سے لے کر حدیث تحریر کرنے والے محدث تک جن راویوں کے نام بطورِ حوالہ ذکر کرنے ہوں، ان میں سے کسی ایک کا ذکر موجود نہ ہو۔ اصول حدیث کے ماہرین نے اس انقطاع کی دو بنیادی قسمیں بیان کی ہیں:

(i) سقوطِ ظاہری: اس سے مراد ایسا انقطاع ہے جسے علم حدیث سے متوسط درجے کی

واقفیت رکھنے والا شخص بھی پہچان لے۔

(ii) سقوطِ خفی: اس سے مراد ایسا انقطاع ہے جس سے علم حدیث کے چوٹی کے ماہرین آگاہ ہوسکیں۔ سقوطِ ظاہری کی چار ممکنہ صورتیں ہیں:

(i) معلق (ii) مرسل (iii) معضل (iv) منقطع

سقوطِ خفی کی دو قسمیں ہیں: (i) مدلّس (ii) مرسل خفی

ان چھ اقسام کی تعریفات اور ان کے احکام درج ذیل ہیں:

معلق کی تعریف: معلق ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس میں سے کسی ایک، ایک سے زائد یا پھر جملہ راویوں کا نام حذف کر دیا جائے۔ مثلاً امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ بعض اوقات تراجم ابواب میں یہ بات ذکر کر دیتے ہیں کہ اس بارے میں فلاں صحابی سے یہ حدیث منقول ہے اور اس کا کوئی حوالہ بیان نہیں کرتے۔

معلق کا حکم: کسی بھی حدیث کی سند میں سے کسی بھی ایک راوی کا نام حذف کر دینا درست نہیں ہے کیونکہ اس طرح حدیث کی استنادی حیثیت مشکوک ہو جاتی ہے۔

مرسل کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس میں صحابی کے علاوہ تمام راویوں کے اسماء مذکور ہوں یعنی کوئی تابعی حدیث نقل کرتے وقت صحابی کا حوالہ دیئے بغیر براہِ راست نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کر دے۔

مرسل کا حکم: مرسل کے حکم کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض اہلِ علم کے نزدیک کیونکہ حدیث مرسل بھی حدیث منقطع کی ایک قسم ہے اس لیے دیگر منقطع روایات کی طرح یہ بھی غیر مستند قرار دی جائے گی۔

حدیث مرسل کی قبولیت کے لیے درج ذیل شرائط میں سے کسی ایک کا پایا جانا ضروری ہے۔

(i) وہ مرسل حدیث کسی اور حوالے سے مسند حدیث کے طور پر منقول ہو۔

(ii) وہی مرسل روایت، کسی اور سند کے ہمراہ، کسی اور حوالے سے منقول ہو۔

(iii) وہ مرسل حدیث کسی صحابی کے قول سے موافقت رکھتی ہو۔

(iv) اکثر اہلِ علم کا فتویٰ اس مرسل حدیث کے مضمون کے مطابق ہو۔

مرسل صحابی: بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی صحابی، نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی روایت نقل کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اس بارے میں یہ بات یقینی ہوتی ہے کہ وہ صحابی خود اس

موقع پر موجود نہیں ہوں گے جس کا لازمی مطلب یہ ہے کہ اس صحابی نے اس روایت کو کسی اور صحابی سے سنا ہوگا مگر پھر اس کا حوالہ دیئے بغیر اسے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کر دیا۔

مرسل صحابی کا حکم: محدثین اس بات پر متفق ہیں کہ صحابی کی مرسل حدیث مستند شمار ہوگی کیونکہ تمام صحابہ مستند ہیں۔

معضل کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں دو یا دو سے زیادہ راوی موجود نہ ہوں۔

معضل کا حکم: معضل حدیث ضعیف کی ایک قسم ہے اور یہ مرسل اور منقطع سے کم مستند ہوتی ہے۔

منقطع کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند متصل نہ ہو بلکہ اس میں کہیں بھی کسی بھی قسم کا انقطاع موجود ہو۔

عام طور پر جب کوئی تبع تابعی اپنے استاد تابعی کا نام لیے بغیر براہِ راست صحابی کے حوالے سے کوئی روایت نقل کر دے تو ایسی حدیث کو منقطع کہا جاتا ہے۔

منقطع کا حکم: یہ کیونکہ حدیث ضعیف کی ایک قسم ہے اس لیے اس کا حکم حدیث ضعیف کی مانند ہوگا۔

کتب حدیث کی اقسام

''صحیح'': اس سے مراد احادیث کا وہ مجموعہ ہے جسے مرتب کرنے والے محدث نے اس بات کا اہتمام کیا ہوا کہ اس میں صرف وہ روایات نقل کی جائیں گی، جو محدثین کی اصطلاح کے مطابق ''صحیح'' ہوں۔ اس عنوان کے تحت پانچ کتب زیادہ مشہور ہیں:

صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، المستدرک علی الصحیحین۔

''جامع'': حدیث کا وہ مجموعہ جس میں آٹھ عنوانات کے تحت احادیث نقل کی گئی ہوں۔ جیسے: جامع ترمذی۔ وہ آٹھ عنوانات درج ذیل ہیں:

عقائد، احکام، مناقب، تاریخ، آداب، سیر، تفسیر اور فضائل

''مسند'': احادیث کا ایسا مجموعہ، جس میں کسی ایک صحابی کے حوالے سے منقول تمام

روایات ایک ہی جگہ اکٹھی کردی گئی ہوں۔ جیسے: مسند احمد، مسند اسحاق، مسند طیالسی۔

"سنن": احادیث کا ایسا مجموعہ، جس میں صرف فقہی موضوعات سے متعلق روایات فقہی ابواب کی ترتیب کے مطابق نقل کی گئی ہوں، جیسے: سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن دارمی۔

"مستدرک": احادیث کا وہ مجموعہ، جس میں کسی دوسرے محدث کی شرائط کے مطابق وہ روایات نقل کی گئی ہوں، جو اس محدث نے اپنی کتاب میں نقل نہیں کی تھیں۔ جیسے: مستدرک حاکم، جس میں صحیحین یعنی صحیح بخاری و صحیح مسلم کی شرائط کے مطابق وہ روایات نقل کی گئی ہیں، جو ان دونوں مصنفین نے نقل نہیں کیں۔

"مستخرج": احادیث کا وہ مجموعہ جس میں کسی دوسرے محدث کی تصنیف کی روایات کو مختلف سند کے ساتھ نقل کیا گیا ہو۔ جیسے: مستخرج ابوعوانہ، اور مستخرج ابونعیم۔

"معجم": احادیث کا وہ مجموعہ جس میں کسی محدث نے اپنے شیوخ کی ترتیب کے مطابق روایات نقل کی ہوں۔ جیسے: معجم صغیر، معجم اوسط، معجم کبیر۔

"جزء": احادیث کا وہ مختصر مجموعہ، جس میں کسی ایک موضوع سے متعلق تمام روایات اکٹھی کردی گئی ہوں۔ جیسے: امام بخاری کی جزء اثبات رفع یدین۔

"اربعین": احادیث کا وہ مجموعہ، جس میں کسی موضوع سے متعلق 40 روایات نقل کردی گئی ہوں۔ جیسے: اربعین نووی۔

صحاح ستہ: اس سے مراد حدیث کی 6 مستند کتابیں ہیں۔

صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ

ہمارے زمانے میں صحاح ستہ کی بجائے صحیحین اور سنن اربعہ کی اصطلاح بھی استعمال کی جاتی ہے، جبکہ عصر حاضر کے بعض محققین کے نزدیک "صحاح" کی ترتیب درج ذیل ہے:

صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، المستدرک علی الصحیحین۔

Monday Tuesday

الحديث الاوّل

الاخلاص

اخلاصِ نیت

عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیٍٔ مَانَوٰی، فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِامْرَأَۃٍ یَنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ۔"

رواہ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراھیم بن المغیرۃ بن بر ذربہ البخاری، وابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری فی صحیحھما الذین ھما اصح الکتب المصنفة

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں، میں نے اللہ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اعمال (کی جزا) کا دارومدار نیتوں کے مطابق ہوتا ہے، اور ہر شخص کو وہی (بدلہ) ملتا ہے جیسی اُس نے نیت کی ہو، پس جس شخص کی ہجرت (کرنے کی نیت)، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو، اس کی ہجرت، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف (شمار) ہوگی (اور اسی کے مطابق اُسے بدلہ ملے گا) اور جس شخص کی ہجرت (کرنے کی نیت) دنیا کے لیے ہو کہ وہ اسے حاصل کر لے یا (پھر کسی) خاتون کے لیے ہو

حدیث نمبر 1:

صحیح بخاری:1 'صحیح مسلم:1908 'سنن ابی داؤد:2201 'جامع ترمذی:1648 'سنن نسائی:3437

تا کہ وہ اس (خاتون) کے ساتھ شادی کر لے تو اس (شخص) کی ہجرت اسی (مقصد) کے لیے (شمار) ہوگی جس کی طرف (نیت کر کے) اس نے ہجرت کی ہوگی"۔

1- اخلاص اسم، ~~مفرد~~، معرفہ، معرب، متمکن، واحد، مصدر، ثلاثی، مزید فیہ، باب افعال، حروف اصلی: خ، ل، ص۔

2- اَلْمُؤْمِنِيْنَ اسم، مفرد، معرفہ، معرب، متمکن، جمع، مذکر سالم (حالت جری میں) اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مزید فیہ، باب: افعال حروف اصلی: ا، م، ن

3- نَوٰی فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "لفیف مقرون" حروف اصلی: ن، و، ی

4- يُصِيْبُهَا يصيب: فعل، صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب: افعال "اجوف یائی" حروف اصلی: ص، ی، ب، ھا، اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد مونث غائب، منصوب، متصل

5- يَنْكِحُهَا ينكح: فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فصل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد "صحیح حروف اصلی: ن، ک، ح، ھا: اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد مونث غائب، منصوب متصل

6- هَاجَرَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب: مفاعلة "صحیح" حروف اصلی: ہ، ج، ر

7- رَوَاهُ رواہ فعل، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "لفیف مقرون" حروف اصلی: ر، و، ی، ہ: اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد مذکر غائب، منصوب متصل

8،9- اِمَامَا الْمُحَدِّثِيْنَ اسم، مرکب، اضافی، معرفہ، معرب، متمکن- اماما: اسم، مفرد، معرب، متمکن، مذکر، تثنیہ، مضاف، المحدثین: اسم، مفرد، معرب، متمکن، مذکر، جمع، مذکر سالم، اسم مشتق، اسم فاعل، از باب: تفعیل، حروف اصلی: ح، د، ث، مضاف الیہ ہے۔

10- صَحِيْحِهِمَا اسم، مرکب، اضافی "صحیح" اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، تثنیہ، اسم مشتق، صفت مشبہ، ثلاثی مجرد، مضاعف حروف اصلی: ص، ح، ح، مضاف (حالت جری میں) ھما: اسم، غیر متمکن، ضمیر، تثنیہ مذکر غائب، منصوب متصل۔

11- اَلْمُصَنَّفَةُ اسم، مفرد، معرفہ، معرب، متمکن، مونث، واحد، اسم مشتق، اسم مفعول، ثلاثی مزید فیہ باب: تفعیل "صحیح" حروف اصلی: ص، ن، ف

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) اس (حدیث) کو محدثین کے دو اماموں نے روایت کیا ہے، (ان میں سے ایک) ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بروزبہ بخاری (ہیں اور دوسرے) ابوالحسین مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری نیشاپوری (جنہوں نے اس روایت کو) اپنی دونوں کی (یعنی اپنی، اپنی) ''صحیح'' (یعنی صحیح بخاری و مسلم) میں (روایت کیا ہے) جو دونوں کتابیں (علم حدیث کے موضوع پر) تصنیف کی جانے والی کتابوں میں سب سے زیادہ ''صحیح'' (یعنی تکنیکی اعتبار سے سب سے زیادہ مستند) ہیں۔

تشریح

☆ اس حدیث کا مرکزی مضمون ''نیت کی اہمیت'' کو واضح کرنا ہے۔

☆ اجروثواب کے حصول کے لیے نیت کی درستگی ضروری ہے۔

☆ کسی فعل کی نسبت اللہ تعالیٰ کے ہمراہ، اُس کے رسول کی طرف کی جاسکتی ہے۔

☆ کسی فرض یا واجب عمل کو سرانجام دیتے ہوئے، نیت خالص نہ بھی ہو تو بھی وہ فرض یا واجب ادا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ''اعادۂ ہجرت'' کا حکم نہیں دیا تھا۔

☆ ہمیں ہر نیک عمل کرتے ہوئے نیت کی اصلاح کر لینی چاہیے۔

☆ مصنف نے اس حدیث کو آغاز میں نقل کر کے یہ پیغام دیا ہے کہ انہوں نے یہ کتاب، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی رضا کے حصول کے لیے مرتب کی ہے اور پڑھنے والے کو بھی یہ نیت کرنی چاہیے۔

☆ ''صحیح'' محدثین کی خاص اصطلاح ہے۔ محدثین اگر کسی حدیث کو ''صحیح'' قرار نہیں دیتے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ حدیث ''غلط'' ہے۔

☆ ''صحیح بخاری'' اور ''صحیح مسلم''، عمومی اعتبار سے، حدیث کی دیگر کتب سے زیادہ مستند ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ان میں موجود ہر حدیث محدثین کے

قواعد وضوابط کے مطابق ''صحیح''، یعنی مخصوص معیار کے مطابق ''مستند'' ہے۔

☆ حدیث کے ''صحیح'' ہونے کا تعلق اس کی ''سند'' کے ساتھ ہے۔ جبکہ ''متن'' کا ا
حوالے سے جائزہ لیا جاتا ہے کہ وہ ''معمول بہٖ'' ہے؟ یا نہیں ہے؟ وہ منسوخ
نہیں ہے؟

دوسری حدیث

قواعد الاسلام

اسلام کے بنیادی (احکام)

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا قَالَ ''بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَايُرَى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْإِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا، قَالَ صَدَقْتَ، فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْأَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ

حدیث نمبر 2: (صحیح بخاری: 49، صحیح مسلم: 9، سنن ابن ماجہ: 64، مسند احمد: 9497، صحیح ابن حبان: 159)

وَشَرِّہٖ، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ فَأَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَأَنَّکَ تَرَاہُ، فَإِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَإِنَّہٗ یَرَاکَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْؤُلُ عَنْھَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِھَا؟ قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَھَا، وَأَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ ثُمَّ اِنْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِیًّا، ثُمَّ قَالَ: یَا عُمَرُ أَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ، قَالَ فَإِنَّہٗ جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران انتہائی سفید کپڑوں اور انتہائی سیاہ بالوں والا ایک شخص ہمارے سامنے آیا۔ اس پر سفر کا اثر دکھائی نہیں دے رہا تھا اور ہم میں سے کوئی بھی شخص اس سے واقف بھی نہیں تھا، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آکر بیٹھ گیا اس نے اپنے دونوں گھٹنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے ملائے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوں پر رکھ کر بولا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اور تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، اور اگر اس کی گنجائش ہو تو بیت اللہ کا حج کرو! وہ شخص بولا آپ نے سچ کہا ہے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) ہمیں اس پر حیرانی ہوئی کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال بھی کیا اور پھر اس کی تصدیق بھی کر دی۔

پھر اس شخص نے کہا آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا (ایمان یہ ہے) کہ تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھو اور تقدیر پر ایمان رکھو خواہ وہ اچھی ہو یا

بُری ہو، وہ شخص بولا آپ نے سچ کہا ہے۔

پھر اس شخص نے کہا آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا (اس سے مراد یہ ہے) کہ تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

وہ شخص بولا! آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا ہے وہ (اس کے بارے میں) سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔

وہ شخص بولا آپ مجھے اس کی نشانیوں کے بارے میں بتائیے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا (اس کی نشانیوں میں سے بعض یہ ہیں) کنیز اپنے آقا کو جنم دے گی، برہنہ پاؤں، برہنہ جسم، غریب، بکریاں چرانے والوں کو تم دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارات تعمیر کریں گے۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) پھر وہ شخص چلا گیا ذرا دیر کے بعد نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا۔ اے عمر رضی اللہ عنہ! تمہیں پتا ہے سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ جبرائیل تھا اور تمہارے پاس اس لئے آیا تھا تا کہ تمہیں تمہارے دین (کے بنیادی احکام) کی تعلیم دے۔

1- لَا يُرٰى فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فصل مضارع منفی مجہول، ثلاثی مجرد "مہوز العین، ناقص یائی"۔ حروف اصلی: ر، ء، ی

2- لَايَعْرِفُهٗ: فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع منفی معروف، ثلاثی مجرد، حروف اصلی، ع، ر، ف، "ہ" اسم غیر متمکن، ضمیر منصوب متصل، واحد مذکر غائب

3- فَاَسْنَدَ: "اسند" فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال، حروف اصلی: س، ن، د

4- رُكْبَتَيْهِ :اسم، مرکب اضافی، رکبتی: اسم، مفرد، نکرہ، معرب، تثنیہ (مضاف، حالت نصبی

میں)''ہ''اسم،ضمیر،غیر متمکن،واحد مذکر غائب،مجرور متصل (مضاف الیہ)

5- کَفَّیْہِ :اسم، مرکب، اضافی کفی: اسم، مفرد، نکرہ، معرب، تثنیہ (مضاف، حالت نصبی میں)''ہ''اسم غیر متمکن،ضمیر،واحد مذکر غائب،مجرور متصل (مضاف الیہ)

6- فَخِذَیْہِ :اسم، مرکب، اضافی "فخذی" اسم، مفرد، نکرہ، معرب، تثنیہ (مضاف، حالت جری میں)''ہ''اسم، غیر متمکن،ضمیر،واحد مذکر غائب،مجرور متصل (مضاف الیہ)

7- اَخْبِرْنِیْ : ''اخبر'' فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر،فعل امر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال، حروف اصلی: خ، ب، ر-نون وقایہ''ی''اسم، غیر متمکن،ضمیر،واحد متکلم،منصوب متصل

8- وَتُقِیْمَ : فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال، ''اجوف'' حروف اصلی: ق، و، م

9- وَتُؤْتِیْ : فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال، ''مہموز الفاء اور ناقص یائی'' حروف اصلی: ا، ت، ی

10- اِسْتَطَعْتَ : فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب استفعال، ''اجوف'' حروف اصلی: ط، و، ع

11- یُصَدِّقُہٗ : فعل'' صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل، ''صحیح'' حروف اصلی: ص، د، ق "ہ" اسم، غیر متمکن،ضمیر، واحد مذکر غائب، منصوب متصل

12- تُؤْمِنَ : فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر،فعل مضارع مثبت معروف ثلاثی مزید فیہ باب افعال ''مہموز الفاء'' حروف اصلی: ا، م، ن

13- کَاَنَّکَ : حرف از حروف مشبہ بالفعل'' ک'' اسم، غیر متمکن، واحد مذکر حاضر، ضمیر (کان کا اسم)

14- تَرَاہُ : تریٰ فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع، مثبت معروف، ثلاثی مجرد، ''مہموز العین، ناقص یائی'' ''ہ'' اسم، غیر متمکن،ضمیر، واحد مذکر غائب، منصوب متصل

15- یَرَاکَ : فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد، ''مہموز العین، ناقص یائی'' ک'' اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد مذکر حاضر، منصوب متصل

16- اَلْمَسْؤُوْلُ : اسم، مفرد، معرفہ، متمکن، مذکر، اسم مشتق، اسم مفعول، ثلاثی مجرد، مہموز العین، حروف اصلی س، ء، ل

17- اَمَارَاتِهَا: اسم، مرکب، اضافی "امارات" اسم، مفرد، نکرہ، متمکن، مونث، جمع سالم (مضاف) "ھا" اسم غیر متمکن ضمیر، واحد مونث غائب، مجرور متصل (مضاف الیہ)

18- تَلِدَ: فعل، صیغہ، واحد مونث غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد، "مثال" حروف اصلی و، ل، د

19- اَلْحُفَاةَ: اسم، مفرد، معرب، متمکن، مذکر، جمع مکسر، اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مجرد، "ناقص" حروف اصلی، ح، ف، ی

20- اَلْعُرَاةَ: اسم، مفرد، معرب، متمکن، مذکر، جمع مکسر، اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مجرد، ناقص" حروف اصلی، ع، ر، ی

21- اَلْعَالَةَ: اسم، مفرد، معرب، متمکن، مذکر، جمع، مکسر، اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مجرد

22- رِعَاءَ: اسم، مفرد، معرب، متمکن، مذکر، جمع مکسر، اسم مشتق، ثلاثی مجرد، ناقص، حروف اصلی: ر، ع، ی (عبارت میں مضاف ہے)

23- يَتَطَاوَلُوْنَ: فعل، صیغہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفاعل، حروف اصلی، ط، و، ل ہفت اقسام میں یہ "اجوف" ہے

24- اِنْطَلَقَ: فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب انفعال "صحیح" حروف صلی ط، ل، ق

25- اَتَدْرِیْ: "ا" برائے استفہام "تدری" فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد "ناقص" حروف اصلی: د، ر، ی

26- يُعَلِّمُكُمْ: "یعلم" فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ باب تفعیل "صحیح" حروف اصلی، ع، ل، م "کم" اسم، غیر متمکن، ضمیر، جمع مذکر حاضر منصوب متصل

تشریح

☆ دین اسلام کی تعلیم کے لئے یہ حدیث مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ جیسا کہ اس کے آخری الفاظ سے ظاہر ہے۔

☆ اسلام کی تعلیمات تین بنیادی موضوعات پر مشتمل ہیں، عقائد، اعمال، کیفیات

☆ عقائد کا تعلق نظریات سے ہے اس بارے میں چھ چیزوں کا اس حدیث میں ذکر کیا

گیا ہے۔

1- (اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کا مفہوم یہ ہے کہ اس کی ذات کے بارے میں ان تمام صفات کو تسلیم کیا جائے جو اس کی شان کے لائق ہیں اور اس کی ذات کے حوالے سے ہر ایسی صفت کا انکار کیا جائے جو اس کی شان کے لائق نہیں ہے) کتاب وسنت میں مختلف مقامات پر ان صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔

علم کلام کے ماہرین نے اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں نہایت فکر انگیز مباحث تحریر کی ہیں۔ درس نظامی کے طلباء کیلئے یہ ضروری ہے کہ ان ابحاث کا مطالعہ کریں۔

2- (فرشتوں پر ایمان رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار مخلوق تسلیم کیا جائے اور فرشتوں پر ایمان رکھنے سے بالواسطہ طور پر یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو بنی نوع انسان کو بھی کھانے پینے اور رنج وغم سے محفوظ رکھتا جیسا کہ اس نے اپنی مشیت کے تحت فرشتوں کو ان امور سے محفوظ پیدا کیا ہے۔)

3- (کتابوں پر ایمان رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ سابقہ انبیاء پر نازل ہونے والی کتابوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ تسلیم کیا جائے لیکن اس کے ہمراہ یہ بھی اعتقاد رکھا جائے کہ اب ان کتابوں میں تحریف ہو چکی ہے اور اگر ان میں تحریف نہ بھی ہوئی ہوتی تو بھی اب انسانیت کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے قرآن کافی ہے۔)

قرآن پر ایمان رکھنے کا مفہوم یہ ہے کہ اس کی بیان کردہ ہر بات کو صحیح اور حق تسلیم کیا جائے اور قرآن کو تحریف سے پاک مانا جائے۔

4- (رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان میں سے جن افراد کو مرتبہ رسالت یا منصب نبوت پر فائز کیا انہیں اللہ تعالیٰ کا رسول یا نبی مانا جائے، اس سے بالواسطہ طور پر یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ جب حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی تسلیم کر لیا جائے تو اب کسی مزید نبی کی آمد کا امکان باقی نہیں رہے گا۔ یعنی آسان لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایمان بالرسل کا مطلب یہ ہے کہ صرف ان ہی

حضرات کو رسول یا نبی تسلیم کیا جائے جو واقعی اس منصب پر فائز ہوئے تھے۔

5- آخرت کے دن پر ایمان لانے کا مطلب آخرت کی زندگی پر ایمان لانا ہے۔ جس میں سب سے پہلا مقام یہ ہوگا کہ انسان کو اپنی دنیاوی زندگی کے تمام اعمال کی جوابدہی کرنا ہوگی اور پھر اپنے اعمال کے مطابق جنت یا جہنم میں مخصوص مقام پر ہمیشہ، ہمیشہ کے لئے رہنا ہوگا آخرت کی زندگی پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو ان تمام امور پر ایمان لانا ہوگا جن کا تذکرہ اس سے پہلے کیا گیا ہے کیونکہ یہی ایمان آخرت میں انسان کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا۔

6- اچھی یا بُری تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ کائنات کا نظام اللہ تعالیٰ کی ازلی مشیت کے تحت چل رہا ہے۔ اگر انسان خود کو یا کسی اور کو کسی ایسی صورت حال سے دو چار دیکھتا ہے جو اسے پسند نہ ہو تو اسے یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر کے مطابق ہے۔

احسان: اسلامی تعلیمات کا تیسرا اہم پہلو کیفیات ہے۔ انسان کے تمام تر نظریات اور اعمال کا دارومدار اس کی ذہنی کیفیت پر ہوتا ہے ذہنی کیفیات کا مطالعہ آج ایک مستقل سائنس کی حیثیت سے اختیار کر چکا ہے جسے علم نفسیات کہا جاتا ہے۔ جس طرح تمام اعداد ایک سے شروع ہوتے ہیں اسی طرح انسانی کیفیات کے لئے بھی یہ اصول بنیادی اکائی کی حیثیت رکھتا ہے کہ وہ یہ تسلیم کرے کہ اس کا پروردگار اسے دیکھ رہا ہے۔

مسلمان اہل علم نے کیفیات کے مطالعے اور انسان کی ذہنی تربیت کو ایک باقاعدہ علم کی شکل میں مدون کیا جو پہلے ''علم اخلاق'' اور پھر ''علم تصوف'' کے نام سے مشہور ہوا۔

علامات قیامت:

اس حدیث میں آخری اہم سوال قیامت کی نشانیوں کے بارے میں ہے جس میں دو بنیادی امور کی نشاندہی کی گئی ہے۔

1- (کنیز کا آقا کو جنم دینا) عام طور پر شارحین حدیث نے اس کا یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ اولاد ماں باپ کی اس طرح نافرمان ہو جائے گی کہ ماں کے ساتھ کنیز کا سا برتاؤ کرے گی۔ دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ قرب قیامت میں اخلاقی اقدار بالکل تبدیل ہو جائیں گی۔

2- غریب لوگ مقابلے میں بلند عمارات تعمیر کریں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ قرب قیامت میں مادی ترقی بہت زیادہ ہوگی۔

تیسری حدیث

فی دُعائم الاسلام

اسلام کی بنیادوں کے بارے میں ہے

عَنْ أَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ مُسْلِمٌ

حضرت ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

حدیث نمبر 3:

(صحیح بخاری: 8، صحیح مسلم: 16، جامع ترمذی: 2609، سنن نسائی: 5001، مسند احمد: 4798)

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1- بُنِیَ: فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت مجہول، ثلاثی مجرد ''ناقص'' حروف اصلی: ب، ن، ی

2- وَاِقَامِ: اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، واحد، اسم مصدر، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال، ''اجوف'' حروفِ اَصلی: ق، و، م

3- وَاِیْتَاءِ: اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، واحد، اسم مصدر، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال، ''مہموز الفاء ناقص یائی''

تشریح

اس حدیث پاک میں چند امور کو اسلامی تعلیمات کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔

☆ پہلا امر شہادت دینا یعنی گواہی دینا ہے اور یہ گواہی دو چیزوں کے بارے میں دی جائے گی ایک اللہ تعالیٰ کی معبودیت اور دوسری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت

1- اللہ تعالیٰ کی معبودیت کا مطلب یہ ہے کہ زندگی کے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کی جائے گی۔

2- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ صرف وہ احکام اللہ تعالیٰ کا حکم شمار ہوں گے جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ان باتوں کا حکم دیا ہے۔

☆ نماز قائم کرنا بنیادی طور پر جسمانی عبادت ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کو اس کی تمام تر شرائط اور لوازمات کے ہمراہ ادا کیا جائے۔

☆ زکوٰۃ بنیادی طور پر مالی عبادت ہے اور اس کا مقصد انسان کے دل سے مال دنیا کی محبت ختم کرنا اور معاشرے کے غریب افراد کو بنیادی ضروریات فراہم کرنا ہے اس کی اہمیت کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ

کی ادائیگی سے انکار کرنے والوں کے خلاف باقاعدہ طور پر جنگ کی تھی۔

☆ حج کرنا جسمانی اور مالی دونوں طرح کی عبادت پر مشتمل ہے اس کے باطنی اور روحانی اثرات سے قطع نظر حج کا بنیادی فلسفہ مسلمانوں کے درمیان عالمگیر اجتماعیت کا فروغ ہے جو انہیں رنگ، نسل، زبان اور خطے سے ماوراء کر کے انہیں ایک ہی لباس میں، ایک ہی مقام پر ایک ہی امام کے پیچھے کھڑا کر دیتی ہے۔

☆ اسلام کی پانچویں بنیادی تعلیم روزہ رکھنا ہے اس کے تمام روحانی فوائد وثمرات سے قطع نظر اس کا بنیادی فلسفہ انسان کو قانون کی پابندی کی مشق کروانا ہے کیونکہ جو انسان اللہ کی رضا کے حصول کے لئے خود کو جائز چیزوں سے روک سکتا ہے وہ اللہ کی رضا کے حصول کے لئے ناجائز چیزوں سے بھی خود کو روک سکتا ہے۔

چوتھی حدیث

احوال الانسان

انسان کی مختلف حالتیں

عَنْ أَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ (إِنَّ أَحَدَکُمْ یُجْمَعُ خَلْقُهُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ أَرْبَعِیْنَ یَوْمًا نُطْفَةً، ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ یُرْسَلُ إِلَیْهِ الْمَلَكُ فَیَنْفُخُ فِیْهِ الرُّوْحَ وَیُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ کَلِمَاتٍ: بِکَتْبِ رِزْقِهٖ وَأَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَشَقِیٌّ أَوْ سَعِیْدٌ، فَوَاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ إِنَّ أَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَھْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَھَا إِلَّا

حدیث نمبر 4

(صحیح بخاری 3036، صحیح مسلم 2643، سنن ابی داؤد 4708، جامع ترمذی 2137، مسند احمد 3624)

ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں یہ بات بتائی ہے، آپ سچے ہیں اور آپ کی سچائی تسلیم شدہ ہے۔

تم میں سے ہر شخص کے تخلیقی مادے کو، اس کی ماں کے پیٹ میں، چالیس دن تک نطفے کی شکل میں رکھا جاتا ہے پھر وہ اتنے ہی عرصے تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے پھر وہ اتنے ہی عرصے تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے۔

پھر اس کی طرف فرشتے کو بھیجا جاتا ہے جو اس (لوتھڑے) میں روح پھونک دیتا ہے اس (فرشتے) کو چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے اس (شخص یا گوشت کے لوتھڑے) کا رزق، موت، عمل اور بد بخت یا خوش بخت ہونا۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اس اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے کوئی شخص اہل جنت کے عمل جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس شخص اور جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن (تقدیر کا) لکھا ہوا اس شخص پر غالب آ جاتا ہے۔ وہ اہل جہنم کے عمل جیسا عمل کرتا ہے اور اس (جہنم) میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی شخص اہل جہنم کے عمل جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس شخص اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ تو اس پر (تقدیر کا) لکھا غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت کے عمل کے مطابق عمل کر کے اس (جنت) میں داخل ہو جاتا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1- حَدَّثَنَا فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی، مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل "صحیح"، حروف اصلی: ح، د، ث "نا" اسم، غیر متمکن، ضمیر جمع متکلم، منصوب، متصل

2- یُرْسَلُ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت مجہول، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "صحیح" حروف اصلی: ر، س، ل

3- فَیَنْفُخُ "ینفخ" فعل صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ن، ف، خ

4- وَیُؤْمَرُ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت مجہول، ثلاثی مجرد، مہوز الفاء "حروف اصلی: ا، م، ر

5- فَیَسْبِقُ "ف" زائد ہے "یسبق" فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: س، ب، ق

6- فَیَدْخُلُھَا "یدخل" فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: د، خ، ل "ھا" اسم، غیر متمکن، ضمیر واحد مونث غائب منصوب متصل

تشریح

اس حدیث کا بنیادی موضوع اللہ تعالیٰ کی طے کردہ تقدیر ہے جس کی حقیقت کو عام فہم مثال کے ذریعے واضح کیا گیا ہے انسان کے بشری وجود کا آغاز ماں کے پیٹ سے ہوتا ہے جس میں نطفہ مختلف اوقات میں مختلف شکلیں اختیار کرتے ہوئے ایک خاص صورت میں ڈھل جاتا ہے یہ تمام صورتیں اور ان کے طے شدہ اوقات اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں۔

اس حدیث میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ ایک مخصوص مدت گزرنے کے بعد گوشت کے ٹکڑے میں روح پھونکنے کے لئے فرشتے کو بھیجا جاتا ہے اور اسے چار باتیں تحریر کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے، جن میں سے ایک موت کا وقت بھی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس فرشتے کو انسان کی موت کے معین وقت کا علم ہوتا ہے اس سے ان حضرات کے نظریے کی نفی ہو جاتی ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو بھی کسی شخص کی موت کے معین وقت کا علم نہیں ہو سکتا۔

پانچویں حدیث

النھی عن البدع

بدعت کی ممانعت

عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ ۔"

اُم المؤمنین، اُم عبداللہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص ہمارے اس دین میں وہ نئی چیز ایجاد کرے جو اس کا حصہ نہ ہو تو وہ چیز مردود ہوگی"۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

"جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مردود ہوگا"۔

1- اَحْدَثَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "صحیح" حروف اصلی: ح، د، ث

2- أَمْرِنَا اسم، مرکب، اضافی "امر" اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مصدر، "ثلاثی مجرد" (مضاف) "نا" اسم، غیر متمکن، ضمیر، جمع متکلم، مجرور متصل (مضاف الیہ)

3- رَدٌّ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم، مصدر، ثلاثی مجرد "مضاعف"

حدیث نمبر 5: صحیح بخاری: 2520، صحیح مسلم: 1718، سنن ابی داؤد: 4606، سنن ابن ماجہ: 14، مسند احمد: 26075

تشریح

اس حدیث کا مرکزی مضمون بدعت ہے جس کی تعریف کے بارے میں مختلف مکاتب فکر کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

اہل سنت کے مخالفین اس بات کے قائل ہیں کہ جو بات نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں نہ ہوئی ہو اگر کوئی شخص اس پر عمل کرے تو یہ بدعت ہوگی۔

حیران کن بات یہ ہے کہ یہ تمام مخالفین رمضان کے پورے مہینے میں باقاعدگی کے ساتھ باجماعت نماز تراویح ادا کرتے ہیں حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے ایسا نہیں کیا تھا۔

اس پر یہ حضرات یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام اور تابعین کے عہد کو ''خیر القرون'' قرار دیا ہے اس لئے ان کے زمانے میں ہونے والی ''نئی چیز'' اصطلاحی طور پر بدعت نہیں ہوگی۔

ہم اس کے جواب میں یہ کہیں گے کہ صحابہ کرام اور تابعین کے زمانے کو بلاشبہ نبی اکرم ﷺ نے ''خیر القرون'' قرار دیا ہے لیکن کیا اس زمانے میں کوئی ''بدعتی گروہ'' پیدا نہیں ہوا؟

جواب ملتا ہے اس زمانے میں بھی چند فرقے پیدا ہوئے تھے جو بدعتی اور بدعقیدہ تھے۔

تو یہاں یہ سوال پیدا ہوگا کہ آخر ایسی کون سی بات ہے؟ جس کی روشنی میں ہم صحابہ کرام تابعین عظام اور ان بدعقیدہ، بدعتی فرقوں کے درمیان امتیاز کر سکتے ہیں۔

یہی جواب ملے گا کہ جس چیز کی اصل کتاب وسنت سے ثابت ہو وہ درست ہوگی۔

اہل سنت بھی اسی بات کے قائل ہیں کہ ہر چیز کو بنیادی طور پر کتاب وسنت کی کسوٹی پر پرکھا جائے گا اگر کتاب وسنت میں ان کا جواز موجود ہو تو ''معمول بنالینا'' بدعت قرار نہیں پائے گا۔ جیسے صحابہ کرام نے اس عمل کو اپنا ''معمول بنالیا'' تھا اور اسے ''باقاعدگی'' سے ''معین اوقات'' میں سرانجام دیتے تھے جسے نبی اکرم ﷺ نے ''باقاعدگی کے ساتھ'' اور ''معین اوقات'' میں سرانجام نہیں دیا۔

چھٹی حدیث

ترک الشبہات

مشتبہ چیزوں کو ترک کر دینا

عَنْ أَبِی عَبْدِ اللّٰهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: إِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ، وَبَیْنَهُمَا أُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا یَعْلَمُهُنَّ كَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُهَاتِ، فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ كَالرَّاعِی یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِكُ أَنْ یَقَعَ فِیْهِ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًی، أَلَا وَإِنَّ حِمَی اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ أَلَا وَإِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ أَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابوعبداللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

بے شک حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگوں کو علم نہیں ہوتا جو شخص ان مشتبہ امور سے پرہیز کرے گا وہ اپنے دین اور عزت کو محفوظ کرلے گا اور جو شخص ان مشتبہ امور میں مبتلا ہو جائے گا وہ (آخرکار) حرام میں بھی مبتلا ہو جائے گا اس کی مثال اس

حدیث نمبر6: (صحیح بخاری:52، صحیح مسلم:1599، سنن ابی داؤد:3329، جامع ترمذی:1205)

چرواہے کی مانند ہے جو (شاہی) چراگاہ کے اردگرد (اپنی بکریاں) چراتا ہے تو امکان یہی ہوتا ہے کہ (وہ جانور شاہی) چراگاہ میں چرنے لگے، یہ بات دھیان میں رکھنا ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخصوص چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔

یہ بات بھی دھیان میں رکھنا کہ جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جب وہ ٹھیک ہو تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے یاد رکھنا وہ (لوتھڑا) دل ہے۔

1- بَيِّنٌ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مشتق، صفت مشبہ، ثلاثی مجرد، "اجوف" حروف اصلی: ب، ی، ن

2- مُشْتَبِهَاتٌ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مونث، جمع سالم، اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مزید فیہ، باب افتعال "صحیح"، حروف اصلی: ش، ب، ہ

3- يَعْلَمُهُنَّ فعل صیغہ واحد مذکر غائب، فصل مضارع منفی معروف، ثلاثی مجرد "صحیح"، حروف اصلی: ع، ل، م "ھن" اسم، غیر متمکن، ضمیر جمع مونث غائب، منصوب متصل

4- اتَّقٰى فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افتعال، "لفیف مفروق"، حروف اصلی: و، ق، ی

5- اسْتَبْرَأَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب استفعال، مہموز اللام، حروف اصلی: ب، ر، ء

6- كَالرَّاعِيْ "ک، صرف جر" "الراعی" اسم، مفرد، معرفہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مجرد، حروف اصلی: ر، ع، ی

8- مَحَارِمُهٗ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، جمع اسم مشتق، اسم ظرف، حروف اصلی: ح، ر، م

9- صَلُحَتْ فعل، صیغہ واحد مونث غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "صحیح"، حروف اصلی: ص، ل، ح

تشریح

اس حدیث کے مرکزی موضوعات ''دو'' ہیں۔

i- مشتبہ چیزوں سے پرہیز ii- ''قلب'' کا خیال رکھنا

جہاں تک مشتبہ چیزوں سے پرہیز کا تعلق ہے تو دیگر احادیث میں اس بات کا تذکرہ موجود ہے کہ آنے والے وقتوں میں دنیاوی آرائش وزیبائش عام ہو جائے گی مادی ترقی بہت زیادہ ہو جائے گی اس ترقی کے نتیجے میں لازمی طور پر ان تمام چیزوں کی پیداوار بھی بڑھے گی جنہیں اسلام نے حرام قرار دیا ہے یا کم از کم وہ مشتبہ قرار دی جا سکتی ہیں ایسی صورت میں اگر کوئی شخص ''گنجائش'' محسوس کرتے ہوئے ان مشتبہ امور میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس بات کا قوی امکان موجود ہے کہ آخر کار انسان مکمل طور پر حرام میں مبتلا ہو جائے کیونکہ انسانی نفس صرف اپنی جبلت کی تسکین چاہتا ہے اسے جہاں چارہ نظر آئے گا یہ اس کی طرف بڑھ جائے گا اور اس کی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس چارے کو استعمال کرنا درست بھی ہے؟ یا نہیں ہے؟

جب معاشرے کے افراد اجتماعی طور پر ان قوانین کا خیال رکھنا ترک کر دیتے ہیں تو اس کے نتیجے میں معاشرتی اقدار تبدیل ہو جایا کرتی ہیں اور پھر وہ وقت آتا ہے جب قانون، یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کو اجتماعی طور پر جرم سمجھا ہی نہیں جاتا اور لوگ ''زمانے کے تقاضوں'' اور ''حالات کی مجبوری'' کی آڑ میں شرعی احکام پس پشت ڈال کر اپنی آخرت برباد کر لیتے ہیں۔

☆ حدیث میں دوسری بات یہ بیان کی گئی ہے کہ جب تک دل ٹھیک رہتا ہے سارا جسم ٹھیک رہتا ہے مادی اعتبار سے آپ جائزہ لیں تو دل کے امراض کا شکار افراد کے دیگر جسمانی اعضاء بھی خرابی کا شکار ہو جاتے ہیں اور باطنی اعتبار سے دیکھا جائے تو جس شخص کا دل، یعنی نیت، یا عقیدہ ہی ٹھیک نہ ہو اس کی خرابی کا اثر اس کے دیگر اعمال پر بھی پڑتا ہے۔

ساتویں حدیث

النصحية

خیرخواہی کا بیان

عَنْ أَبِى رُقَيَّةَ تَمِيمِ بْنِ اَوْسٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ" قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابورقیہ تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین خیرخواہی کا نام ہے ہم نے عرض کی، کس کے لئے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے' اس کی کتاب کے لئے' اس کے رسول کے لئے' مسلمانوں کے حکمرانوں کے لئے اور ان کے عام افراد کے لئے (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

1- اَلنَّصِيْحَةُ اسم، مفرد، معرفہ، معرب، متمکن، مونث، واحد، اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مجرد "صحیح"، حروف اصلی: ن، ص، ح

2- لِأَئِمَّةِ "ل" حرف جارئمہ: اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، جمع، مکسر (مجرور)

3- اَلْمُسْلِمِيْنَ اسم، مفرد، معرفہ، معرب، متمکن، مذکر، جمع، سالم، اسم مشتق، اسم فاعل (حالت جری میں) ثلاثی مزید فیہ، باب افعال، حروف اصلی: س، ل، م

4- عَامَّتِهِمْ، اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن "هم" اسم، غیر متمکن، ضمیر جمع مذکر غائب، مجرور متصل

تشریح

"نصیحت" لفظ "نصح" سے ماخوذ ہے جس کا مطلب کسی چیز کو خالص کرنا ہے۔

حدیث نمبر 7:

صحیح مسلم: 95، سنن ابی داؤد: 4944، جامع ترمذی: 1926، سنن نسائی: 4197، سنن دارمی: 2754

ہے۔ اس حدیث کا بنیادی موضوع مذہبی و اخلاقی تعلیمات کی ترغیب دینا ہے۔

i- (اللہ تعالیٰ کے لئے نصیحت کا مطلب) ایمان باللہ کے تمام تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھنا ہے۔

ii- نبی اکرم ﷺ کے لئے نصیحت کا مطلب، ایمان بالرسالت کے تمام تقاضوں کا خیال رکھنا ہے۔

iii- (مسلمان حکمرانوں کے لئے خیر خواہی کا مطلب) مسلم ریاست کے استحکام کے لئے پوری کوششیں کرنا ہے۔

iv- عام افراد کے لئے خیر خواہی کا مطلب) انفرادی نوعیت کی بہتری اور بھلائی کی کوشش کرنا ہے۔

آٹھویں حدیث

حُرْمَةُ الْمُسْلِمِ

مسلمان کا احترام

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أُمِرْتُ اَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ۔رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں (غیر مسلم) لوگوں کے ساتھ جنگ کرتا رہوں۔ یہاں

حدیث نمبر 8: صحیح بخاری: 25، صحیح مسلم: 33، سنن ابی داؤد: 1556، جامع ترمذی: 2606، سنن نسائی: 3090

تک کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں جب وہ ایسا کرلیں گے تو مجھ سے اپنے خون (یعنی جان) اور مال کو محفوظ کرلیں گے۔ البتہ اسلام کا حق رہے گا اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہوگا۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1- أُمِرْتُ فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت مجہول، ثلاثی مجرد ''مہموز الفاء'' حروف اصلی: ا، م، ر

2- أُقَاتِلَ فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب مفاعلۃ ''صحیح'' حروف اصلی: ق، ت، ل

3- وَيُقِيْمُوْا فعل، صیغہ جمع، مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال ''اجوف'' حروف اصلی: ق، و، م

4- وَيُؤْتُوْا فعل، صیغہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال، ''مہموز الفاء ناقص یائی'' حروف اصلی: ا، ت، ی

5- عَصَمُوْا فعل، صیغہ جمع مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد ''صحیح'' حروف اصلی: ع، ص، م

6- دِمَاءَ هُمْ اسم، مرکب، اضافی، دماء: اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، جمع، مکسر، اسم جامد (مضاف) ''ھم'' اسم، غیر متمکن، ضمیر، جمع مذکر غائب، مجرور متصل (مضاف الیہ)

7- الْإِسْلَام اسم مفرد، معرفہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مصدر، باب افعال، صحیح، حروف اصلی: س، ل، م

تشریح

اس حدیث کے الفاظ میں عموم پایا جاتا ہے لیکن اس کا مفہوم مخصوص ہے حدیث کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ مسلمان کے ساتھ جنگ نہیں کی جاسکتی اور جب کوئی غیر مسلم شخص (بظاہر ہی) کلمہ پڑھ لیتا ہے تو اس پر مسلمانوں کی طرح کے احکام جاری ہوں گے تاہم آخر

میں اس بات کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ ایسے لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ آخرت میں انسانی نیتوں کے مطابق ان کے ساتھ سلوک کرے گا۔

(اس حدیث میں یہ جو کہا گیا ہے کہ اسلام کا حق باقی رہے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلامی شریعت نے جن جرائم کے ارتکاب میں جانی یا مالی سزائیں مقرر کی ہیں۔ مسلمان ہونے کے باوجود، جرم کا ارتکاب کرنے والے شخص کو وہ سزائیں دی جائیں گی۔)

حدیث کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کے جرم کے ارتکاب پر، دنیاوی احکام کے تحت، جانی ومالی، سزائیں دی جائیں گی البتہ آخرت کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا، اگر وہ چاہے تو اس مجرم کو آخرت میں بھی سزا دے اور اگر چاہے تو آخرت میں اس سے درگزر کرے۔

نویں حدیث

لا تکلیف الا بقدر الاستطاعة

استطاعت کے مطابق ہی پابندی ہوتی ہے

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "مَا نَهَیْتُکُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا أَمَرْتُکُمْ بِهٖ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ کَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰی أَنْبِیَآئِهِمْ۔" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ عبدالرحمٰن بن صخر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے "میں تمہیں جس کام سے منع کروں اس سے باز آجایا کرو اور جس کے بارے میں، میں تمہیں حکم دوں اس کو اپنی استطاعت کے

حدیث نمبر 9:

صحیح بخاری: 6858 ' جامع ترمذی: 2679 ' سنن ابن ماجہ: 2 ' مسند احمد: 9519 ' صحیح ابن حبان: 21

مطابق انجام دو بے شک تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے (غیر ضروری) سوالات کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے"۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔

1- نَهَيْتُكُمْ فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "ناقص" حروف اصلی: ن، ہ، ی،
"کم" اسم، غیر متمکن، ضمیر، جمع مذکر حاضر، منصوب متصل

2- فَاجْتَنِبُوْهُ فعل، صیغہ، جمع مذکر حاضر، فعل امر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افتعال "صحیح"۔
حروف اصلی: ج، ن، ب
"ہ" اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد، مذکر غائب، منصوب متصل

3- فَأْتُوْا فا زائد، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل امر معروف، ثلاثی مجرد، حروف اصلی: ا، ت، ی مہموز الفاء اور ناقص یائی

4- أَهْلَكَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "صحیح"
حروف اصلی: ہ، ل، ك

5- مَسَائِلِهِمْ مسائل: اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، جمع، مکسر، اسم مشتق، اسم ظرف، ثلاثی مجرد "مهموز العین" حروف اصلی: س، ء، ل
هم: اسم، غیر متمکن، ضمیر، جمع مذکر غائب، مجرور متصل (مضاف الیہ)

6- وَاخْتِلَافِهِمْ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، اسم مصدر، ثلاثی مزید فیہ، باب افتعال، حروف اصلی، خ، ل، ف
هم: اسم، غیر متمکن، ضمیر، جمع مذکر غائب، مجرور متصل (مضاف الیہ)

7- تَكْلِيْفٌ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، اسم مصدر، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل، حروف اصلی، ك، ل، ف

8- اَلْاِسْتِطَاعَةُ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، اسم مصدر، ثلاثی مزید فیہ، باب استفعال، حروف اصلی، ط، و، ع

تشریح

جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ''عنوان حدیث'' میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اس حدیث کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ انسان اپنی استطاعت کے مطابق ہی شرعی احکام کا پابند ہوتا ہے۔

(اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین بھی اسلام میں آئینی وقانونی حیثیت رکھتے ہیں۔

حدیث کے آخری حصے میں سوالات کرنے کے بارے میں جو بات بیان کی گئی ہے اس سے مراد، غیر ضروری، اور غیر متعلق سوالات کرنا ہے کیونکہ ایسے کسی سوال کے نتیجے میں نبی کی ذات جو فرمان جاری کرے گی امت اس پر عمل کرنے کی پابند ہوگی اور پھر امت کے افراد اپنی کوتاہی کے باعث اس پر عمل نہیں کر سکیں گے اور اپنی عاقبت خراب کریں گے۔

اس حدیث میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ سابقہ اقوام میں سے بعض اقوام اپنے نبی سے اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئی تھیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آج بھی جو لوگ ''حجیت حدیث'' کے قائل نہیں ہیں۔ گویا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین' احکام سے اختلاف کرتے ہیں اور یوں ہلاکت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

دسویں حدیث

اکل الحلال

حلال کھانا

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ إِلَّا طَیِّبًا، وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا أَمَرَبِهِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ تَعَالٰی: (یٰٓأَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا

وَقَالَ تَعَالٰی: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالٰی: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ" ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَآءِ: يَا رَبِّ، يَا رَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لَهُ؟ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، بیشک اللہ تعالیٰ ''طیب'' ہے اور صرف پاکیزہ چیز کو ہی قبول کرتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اسی بات کا حکم دیا ہے جس کا اس نے رسولوں کو حکم دیا تھا، اس نے ارشاد فرمایا:

''اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور پاکیزہ عمل کرو''۔

اور اس نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! ہم نے تمہیں جو رزق عنایت کیا اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور غبار آلود ہیں وہ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! کہتا ہے۔ حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے۔ اس کا پینا حرام ہے اس کا لباس حرام ہے اور اس کو حرام غذا دی گئی تو اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟ (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1- طَيِّبٌ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مشتق، اسم فاعل یا صفت مشبہ، ثلاثی مجرد،

حدیث نمبر 10:

صحیح مسلم: 1015 'سنن دارمی: 2717 'جامع ترمذی: 2989 'مسند احمد: 8330

حروف اصلی: ط، ی، ب۔

2- اَلْمُرْسَلِيْنَ اسم، مفرد، معرفہ، معرب، متمکن، مذکر، جمع، سالم (حالت نصبی میں) اسم مشتق، اسم مفعول، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال، حروف اصلی: ر، س، ل

3- اَلرُّسُلُ اسم، مفرد، معرفہ، معرب، متمکن، مذکر، جمع، مکسر، اسم جامد

4- كُلُوْا فعل، جمع مذکر حاضر، امر معروف، ثلاثی مجرد "مہموز الفاء" حروف اصلی: ا، ک، ل

5- اَلطَّيِّبٰتِ اسم، مفرد، معرفہ، معرب، متمکن، مونث، جمع، اسم مشتق، اسم فاعل یا صفت مشبہ، ثلاثی مجرد

6- وَاعْمَلُوْا فعل، جمع مذکر حاضر، امر، معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ع، م، ل

7- رَزَقْنٰكُمْ فعل، جمع متکلم، ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی، ر، ز، ق

کم: اسم، غیر متمکن ضمیر، جمع مذکر حاضر، منصوب متصل

8- يُطِيْلُ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال، حروف اصلی: ط، و، ل

9- يَمُدُّ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد، مضاعف، حروف اصلی: م، د، د

10- وَمَطْعَمُهٗ اسم، مرکب، اضافی...... مطعم، اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مشتق، اسم ظرف، ثلاثی مجرد، حروف اصلی: ط، ع، م (مضاف)

"ہ" اسم، غیر متمکن ضمیر، واحد مذکر غائب، مجرور متصل (مضاف الیہ)

نوٹ: اس کے بعد استعمال ہونے والے مشربہ اور ملبسہ بھی اسی نوعیت کے ہیں۔

11- وَغُذِّيَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت مجہول، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل، حروف اصلی: غ، ذ، ی

12- يُسْتَجَابُ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت مجہول، ثلاثی مزید فیہ، باب استفعال "اجوف" حروف اصلی: ج، و، ب

تشریح

انسان کی معاشرتی زندگی کا دارومدار، باہمی لین دین پر ہے، یہ لین دین اشیاء کی صورت میں بھی ہوسکتا ہے اور دھاتی، کاغذی، یا ڈیجیٹل کرنسی کی شکل میں بھی ہوسکتا ہے دنیا

ہر مذہب، قوم اور ریاست میں آمدن کے حصول کے کچھ ذرائع ممنوع شمار ہوتے ہیں۔ اور ان ذرائع کو اختیار کرنے والا شخص مجرم قرار پاتا ہے اس کی عام سی مثال ''رشوت'' اور ''ذخیرہ اندوزی'' ہیں کہ جنہیں دنیا کے ہر مذہب، قوم اور ریاست نے قانونی طور پر ممنوع قرار دیا ہے ان پابندیوں کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ معاشرے میں ''اصل زر'' کی گردش کو مناسب طور پر برقرار رکھا جاسکے۔

اسلام نے بھی آمدن کے حصول کے بعض منفی ذرائع کو ممنوع قرار دیا ہے جن میں سود، رشوت، ذخیرہ اندوزی، دھوکہ دہی وغیرہ شامل ہیں۔

اسی طرح اسلام نے بعض اشیاء کی خرید وفروخت کو بھی ممنوع قرار دیا ہے خواہ تجارتی قوانین کے اعتبار سے ان کے باہمی تبادلے میں کوئی خرابی نہ ہو، ان اشیاء میں خنزیر، شراب وغیرہ شامل ہیں۔

آج ہمارے زمانے میں (نام نہاد) مادی ترقی کے نتیجے میں اسلامی معاشرے میں، آمدن کے ایسے بہت سے ذرائع رائج ہو چکے ہیں، جنہیں اسلام نے ممنوع قرار دیا ہے۔

اس حدیث کے آخر میں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جو شخص ''حرام'' کھاتا، پیتا، پہنتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ آیا ہمارا اپنا ذریعہ آمدن ناجائز تو نہیں ہے؟

اور اس بات کا بھی جائزہ لینا چاہیے کہ جو شخص ہمیں، ہمارے ادارے کو، نذر، نیاز، چندے کے نام پر رقم دے رہا ہے وہ کسی ناجائز ذریعے سے تو حاصل نہیں کی گئی ہے؟

گیارہویں حدیث

ورع کا بیان

عَنْ أَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ سِبْطِ رَسُوْلِ

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَیْحَانَتِہٖ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا قَالَ:
حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "دَعْ مَا یُرِیْبُکَ إِلٰی
مَالَا یُرِیْبُکَ" رواہ الترمذی والنسائی وقال الترمذی: حدیث
حسن صحیح.

حضرت امام ابو محمد حسن بن علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہما جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور آپ (کے گلشن کے) پھول ہیں' بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی (سنی ہوئی) یہ بات یاد رکھی ہے "جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کرے اسے چھوڑ کر جو چیز تمہیں شک میں مبتلا نہ کرے اسے اپنا لو"۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) اس حدیث کو امام ترمذی اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1- سِبْطِ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، واحد، مذکر، اسم جامد
2- وَرَیْحَانَتِہٖ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، واحد، اسم جامد
3- حَفِظْتُ فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ح، ف، ظ
4- دَعْ فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر معروف، ثلاثی مجرد "مثال" حروف اصلی: و، د، ع
5- یُرِیْبُکَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ حروف اصلی: ر، ی، ب
ک، اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد مذکر حاضر، منصوب متصل

تشریح

اس حدیث کا مرکزی مضمون معاملات میں احتیاط کی تلقین ہے اس حدیث سے اشارۃً یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اچھا مسلمان ممنوعہ اور حرام اشیاء اور امور سے تو پرہیز کرتا ہی

حدیث نمبر 11:
سنن نسائی: 5711' جامع ترمذی: 2518' مسند احمد: 12572' صحیح ابن حبان: 722' المستدرک: 2169

ہے لیکن اسے چاہیے کہ اگر اسے کسی چیز کی حلت وحرمت کے بارے میں شک ہو جائے تو اس سے بھی اجتناب کرے اور اس چیز کو اختیار کرے جس کے درست ہونے کے بارے میں شک نہ ہو۔

آج بد قسمتی کے ساتھ مسلمان اجتماعی طور پر اس خرابی کا شکار ہو چکے ہیں کہ مشکوک چیز میں مبتلا ہونا تو بہت دور کی بات ہے یہ لوگ واضح طور پر حرام اشیاء میں بھی بلا خوف وخطر مبتلا ہو جاتے ہیں۔

بارہویں حدیث

لا تتداخل فیما لا یعنیک

فضول چیزوں یا فضول کاموں میں مبتلا نہ ہو

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهُ مَالَا یَعْنِیْهِ ۔ (حدیث حسن رواہ الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے آدمی کے اسلام کی ایک خوبی یہ ہے وہ بے کار چیزوں کو ترک کر دیتا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) یہ حدیث حسن ہے اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

1- تَرْکُهُ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، واحد، اسم مصدر، ثلاثی مجرد "ہ" اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد، مذکر غائب، مجرور متصل

2- لَا یَعْنِیْهِ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع منفی معروف، ثلاثی مجرد "ناقص" حروف اصلی: ع، ن، ی، "ہ" اسم غیر متمکن، ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل

3- لا تتداخل فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل نہی، ثلاثی مزید فیہ، باب تفاعل "صحیح"

حدیث نمبر 12:

سنن ابن ماجہ: 3976' جامع ترمذی: 2317' موطا امام مالک: 1604' مسند احمد: 1332'

حروف اصلی: د، ح، ل

4- **یعنیك** یہ تقریباً وہی لفظ جو پہلے گزر چکا ہے تاہم اس کے آخر میں آنے والی ضمیر واحد مذکر کی ہے۔

تشریح

اس حدیث کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ انسان کو کوئی ایسا عمل، بات یا کام نہیں کرنا چاہیے جو بے فائدہ ہو اس کا مخالف مفہوم مراد لیں تو یہ نتیجہ سامنے آئے گا کہ انسان کو ہر وہ کام کرنا چاہیے جس کا کوئی نہ کوئی فائدہ ہو۔ خواہ وہ فائدہ انسان کی اپنی ذات کے لئے ہو یا دوسرے افراد کے لئے ہو تاہم یہ بات ذہن نشین رہے کہ "فائدہ" اور "ضرورت" میں اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ وہ دیگر اسلامی احکام سے متصادم نہ ہو یہ نہیں ہوگا کہ آپ غریبوں کی مالی امداد کے لئے، لوٹ مار، یا چوری شروع کر دیں۔

تیرہویں حدیث

المحبة

محبت کا بیان

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَادِمِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ ۔رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ

حضرت ابوحمزہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں، بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک (کامل) مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے**

حدیث نمبر 13:

صحیح بخاری: 13، صحیح مسلم: 45، جامع ترمذی: 2515، سنن نسائی: 5016، سنن ابن ماجہ: 66

جو اپنے لئے پسند کرتا ہے"۔
(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1- خَادِمِ اسم، مفرد، نکرہ، واحد، مذکر، اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: خ، د، م

2- یُحِبُّ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "مضاعف" حروف اصلی: ح، ب، ب

3- لِأَخِیْهِ "ل" حرف جر، اخ، از اسماء ستہ مکبرہ (مضاف) ہ، اسم، ضمیر، مجرور متصل (مضاف الیہ)

4- لِنَفْسِهٖ "ل" حرف جر "نفس" اسم، مفرد، نکرہ، واحد، مذکر، اسم جامد (مضاف) ہ، اسم، ضمیر، واحد مذکر غائب، مجرور متصل (مضاف الیہ)

تشریح

حدیث کا مرکزی مضمون معاشرتی تعلقات کے آداب کا بیان ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جن بہت سی خصوصیات سے نوازا گیا اس میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ کو جامع ترین کلمات عطاء کئے گئے جو لفظی طور پر مختصر لیکن معنوی اعتبار سے نہایت وسعت کے حامل ہوتے ہیں انسان کی معاشرتی زندگی کا معاشی اصول یہ ہے کہ اس کے بہت سے کام معاشرے کے دوسرے افراد سے متعلق ہوتے ہیں اور معاشرے کا ہر فرد دوسرے شخص سے یہ ہی توقع رکھتا ہے کہ وہ اس کا کام پوری دیانت داری سے سرانجام دے گا اسی طرح معاشرے کا ہر فرد دوسرے شخص سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اس کے ساتھ کسی قسم کے دھوکے یا فریب سے کام نہیں لے گا یا نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرے گا جب معاشرے کا ہر فرد اپنے اوپر یہ لازم کرے کہ وہ دوسرے افراد کے ساتھ وہی رویہ اختیار کرے گا۔ جس کی اسے دوسروں سے توقع ہو تو اس کے نتیجے میں لوگوں کے معاشرتی تعلقات اس مقام تک پہنچ جائیں گے جو کسی بھی مہذب، ترقی یافتہ اور فلاحی معاشرے میں ہو سکتے ہیں۔

چودھویں حدیث

متی یہدر دم المسلم

مسلمان کا خون کب بہایا جائے

عَنْ أَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لَایَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدٰی ثَلَاثٍ : اَلثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِیْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ مُسْلِمٌ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی بھی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے البتہ تین میں سے کسی ایک صورت میں (ایسا کیا جا سکتا ہے) شادی شدہ زانی، جان کے بدلے جان، اپنے دین کو ترک کر کے (مسلمانوں کی جماعت سے) الگ ہونے والا (سابقہ مسلمان)

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1- یَحِلُّ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع منفی معروف، ثلاثی مجرد ''مضاعف'' حروف اصلی: ح، ل، ل

2- اَلزَّانِیْ اسم، مفرد، معرفہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مجرد ''ناقص'' حروف ص، ز، ن، ی

3- وَالتَّارِكُ اسم' مفرد' متمکن' مذکر' واحد' اسم مشتق' اسم فاعل' ثلاثی مجرد ''صحیح' حروف اصلی: ت، ر، ك

4- لِدِیْنِهٖ ''ل'' حروف جر ''دین'' اسم، مفرد، نکرہ (مضاف الی المعرفہ) معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم جامد، مضاف ''ہ'' اسم، غیر متمکن، ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، مضاف الیہ

حدیث نمبر 14

صحیح بخاری: 6484' صحیح مسلم: 1676' سنن ابی داؤد: 4352' جامع ترمذی: 1402' سنن نسائی: 4017

5- اَلْمُفَارِقُ اسم، مفرد، معرفہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مزید فیہ، باب مفاعلہ ''صحیح'' حروف اصلی: ف، د، ق

تشریح

اس حدیث کا تعلق 8ویں حدیث کے ساتھ ہے جس میں مسلمانوں کی جان اور مال کو قابل احترام قرار دیا گیا ہے اس حدیث میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ مسلمان کی جان قابل احترام ہے لیکن وہ اگر درج ذیل جرائم میں سے کسی ایک جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے نتیجے میں اسے سزائے موت دی جائے گی۔

i- شادی شدہ زانی: دنیا کے ہر مذہب اور قانون نے مرد اور عورت کے ناجائز تعلق کو ممنوع قرار دیا ہے اور شادی شدہ شخص سے اس قبیح حرکت کا ارتکاب اور زیادہ معیوب ہے اس لئے شریعت نے ایسے شخص کے لیے سزائے موت مقرر کی ہے۔

ii- اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو قتل کر دیتا ہے تو شریعت کا بنیادی اصول ہے' جان کا بدلہ جان' اس اصول کے تحت قاتل کو قصاص میں قتل کر دیا جاتا ہے۔

زنا اور قتل کی سزا میں فرق یہ ہے کہ زنا کا ارتکاب کرنے والے شخص کو معاف نہیں کیا جا سکتا جب کہ قتل کی صورت میں مقتول کے ورثاء چاہیں تو قصاص میں قاتل کو قتل کروا دیں اور اگر چاہیں تو دیت لے کر یا دیت لئے بغیر ہی قاتل کو معاف کر دیں۔

iii- تیسرا جرم دین اسلام کو ترک کرنا ہے کیونکہ جو شخص اسلامی تعلیمات کی حقانیت کو سمجھ لینے کے بعد اور انہیں قبول کر لینے کے بعد پھر اسلام کو چھوڑ دیتا ہے تو گویا وہ کسی دنیاوی فائدے کے حصول کے لئے کوئی اور جرم بھی کر سکتا ہے کیونکہ جب اس نے اپنی بھلائی کی پرواہ نہیں کی تو وہ دوسروں کی بھلائی کی پرواہ کیوں کرے گا۔

پندرہویں حدیث

آداب عالیۃ

عظیم آداب

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللهِ قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ." رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ یا تو اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا احترام کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے۔

1- **يُؤْمِنُ** فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع، مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "مہموز الفاء" حروف اصلی: ا، م، ن

2- **فَلْيَقُلْ** "لیقل"، فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل امر معروف، ثلاثی مجرد "اجوف" حروف اصلی: ق، و، ل

3- **لِيَصْمُتْ** فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل امر معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی، ص، م، ت

4- **فَلْيُكْرِمْ** "لیکرم" فعل صیغہ واحد مذکر غائب، فعل امر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "صحیح" حروف اصلی: ک، ر، م

5- **جَارَهٗ** "جار" اسم، مفرد، واحد، مذکر، معرب، متمکن، نکرہ، اسم جامد، "ہ" ضمیر، واحد مذکر غائب، مجرور متصل

حدیث نمبر 15

صحیح بخاری: 5672، صحیح مسلم: 47، سنن ابی داود: 5154، جامع ترمذی: 2500، سنن ابن ماجہ: 3672

6- ضَيفَہٗ "ضیف" اسم، مفرد، واحد، مذکر، معرب، متمکن، نکرہ، اسم جامد۔

تشریح

جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے تجویز کردہ حدیث کے عنوان میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ اس حدیث کا بنیادی مضمون آداب کی تعلیم و تلقین ہے اس مبارک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین افعال کا ذکر کیا ہے اور ان تینوں سے پہلے یہ بات بیان کی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے ایسا کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا شخص اس کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے ایسا ضرور کرے گا۔

آخرت پر ایمان رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو یہ یقین رکھنا چاہیے کہ اس کے ان اعمال کا بدلہ اسے آخرت میں ملے گا۔

حدیث میں سب سے پہلے اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ انسان بولے تو بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے اس حدیث کو ہم سابقہ صفحات میں نقل کی جانے والی بارہویں حدیث سے ملا سکتے ہیں جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مذکور ہے۔

"آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے ایک بات یہ ہے کہ وہ بے فائدہ چیز کو ترک کر دے"۔

اگرچہ اس حدیث میں بات کرنے کا ذکر ہے لیکن حدیث کی روح کو سامنے رکھتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسان کو کوئی بھی کام کرتے ہوئے یہ پہلو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ وہ خیر کے پہلو پر مشتمل ہو۔

اس حدیث میں دوسری اہم بات پڑوسی کا احترام ہے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں اور بھی روایات موجود ہیں جن کا بنیادی مقصد معاشرتی تعلقات میں باہمی تعاون کے جذبے کو فروغ دینا ہے اگرچہ لفظی اعتبار سے پڑوسی اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کا گھر انسان کے گھر کے ساتھ ہوتا ہے لیکن حدیث کی روح کو سامنے رکھتے ہوئے ہم یہ بات

کہہ سکتے ہیں کہ اس حدیث میں ہر اس شخص کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے کی ترغیب دی گئی ہے جس کے ساتھ انسان کا روز واسطہ پڑتا ہو اس میں آپ کا کاروباری شریک، ہم جماعت اور اس طرح کے دیگر تمام افراد شامل ہوں گے یہی مضمون دیگر احادیث میں موجود ہے جیسا کہ اس کتاب میں اس سے پہلے تیرہویں حدیث میں یہ بات گزر چکی ہے۔

- ''تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا، جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے''۔

اسی طرح اس سے بھی پہلے ساتویں حدیث میں یہ بات بیان کی گئی ہے، مسلمان حکمرانوں اور عام مسلمان افراد کے لئے خیر خواہی کے جذبات رکھنا اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔

حدیث کے آخر میں مہمان نوازی کی ترغیب دی گئی ہے اس کا بنیادی مضمون بھی معاشرتی اخلاقیات اور باہمی تعاون کے فروغ کی ترغیب دینا ہے۔

سولہویں حدیث

2.5.1438
31.1.2017

الغضب

غصے کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ''أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِي، قَالَ لَا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ لَا تَغْضَبْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی، آپ مجھے کوئی نصیحت کریں آپ نے فرمایا: غضب ناک نہ ہونا،

حدیث نمبر 16

صحیح بخاری: 5765، جامع ترمذی: 2020، موطا امام مالک: 1612، مسند احمد: 8729

اس حدیث کوامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1- أَوْصِنِیْ ''اوص'' فعل، صیغہ واحد مذکر، فعل امر حاضر معروف، ثلاثی مزید فیہ ''لفیف مفروق'' حروف اصلی: و، ص، ی

2- لَا تَغْضَبْ فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، نہی معروف، ثلاثی مجرد ''صحیح'' حروف اصلی: غ، ض، ب

3- فَرَدَّدَ ''ردد'' فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل ''مضاعف'' حروف اصلی: ر، د، د

تشریح

انسان کی فطرت میں جو چیزیں شامل ہیں ان میں خوف، حیا، غم، غصہ، لالچ اور شہوت وغیرہ جیسے مختلف جذبات شامل ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ معلم انسانیت ہیں اس لئے آپ نے اپنی مختلف احادیث میں انسانی نفسیات، جذبات اور احساسات کے مختلف پہلوؤں کے حوالے سے مختلف ہدایات بیان کی ہیں۔

اس حدیث میں غضب ناک ہونے کا تذکرہ موجود ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ غضب کی کیفیت میں انسان کی سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے جس کے نتیجے میں خاندانی اور معاشرتی سطح پر فتنہ وفساد پیدا ہو جاتا ہے لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ جلاؤ گھیراؤ ہوتا ہے اور قتل وغارت گری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس حدیث میں جس غضب سے منع کیا گیا ہے اس سے مراد وہ غضب ہے جو انسان کی اپنی ذات کے لئے ہو کسی دینی حکم کی خلاف ورزی کو دیکھ کر غضب کا اظہار کرنا اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے، جیسا کہ اسی کتاب میں 34ویں حدیث یہ بات بیان کی گئی ہے۔

''تم میں سے جو شخص کسی بُرائی کو دیکھے تو اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے ختم کرے اور اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان کے ذریعے (اس کی مخالفت کا اظہار) کرے''۔

اس حدیث میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ سائل نے اپنے سوال کو چند مرتبہ دہرایا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے ہر مرتبہ اسے یہی جواب دیا کہ غضب ناک نہ ہونا اس بات کا امکان موجود ہے کہ سائل تیز مزاج کا مالک ہو اور اس کی اصلاح کے لئے نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ ہدایت کی ہو۔

ستر ہویں حدیث

الاحسان

حسن سلوک کا بیان

عَنْ أَبِیْ یَعْلٰی شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الْقِتْلَۃَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الذِّبْحَۃَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ . رَوَاہُ مُسْلِمٌ"

حضرت ابو یعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے بارے میں حسن سلوک کا مظاہرہ کرنا لازم کیا ہے۔ جب تم کسی کو (سزا کے طور پر) قتل کرو تو مناسب طریقے سے قتل کرو اور جب (کسی جانور کو) ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، تمہیں چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کرلو اور ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچاؤ (یعنی آرام سے ذبح کرو)۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1- اَلْاِحْسَانَ اسم، مفرد، معرفہ، معرب، متمکن، اسم مصدر، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "صحیح" حروف اصلی: ح۔ س۔ ن

حدیث نمبر 17

صحیح مسلم: 1955، جامع ترمذی: 1409، سنن نسائی: 4405، سنن ابن ماجہ: 3170

2- قَتَلْتُمْ فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ق، ت، ل

3- فَاَحْسِنُوْا فعل، جمع مذکر، فعل امر حاضر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "صحیح" حروف اصلی: ح، س، ن

4- ذَبَحْتُمْ فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ذ، ب، ح

5- لِیُحِدَّ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل امر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "مضاعف" حروف اصلی: ح، د، د

6- شَفْرَتَهٗ اسم مرکب اضافی (شفرۃ) اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مونث، واحد، اسم جامد "ہ" اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد مذکر غائب، مجرور متصل

7- وَلْیُرِحْ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل امر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "اجوف"...... حروف اصلی: ذ، و، ح

8- ذَبِیْحَتَهٗ اسم، مرکب، اضافی "ذبیحہ" اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مونث، واحد، اسم مشتق، صفت شبہ (مضاف) "ہ" اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد مذکر غائب، مجرور متصل (مضاف الیہ)

تشریح

اس حدیث کا مرکزی مضمون "حسن سلوک" کی ترغیب دینا ہے، حدیث میں حسن سلوک کے ہمراہ قتل کرنے کا جو ذکر کیا گیا ہے خدانخواستہ اس سے مراد کسی ذہنی مرض کے شکار قاتل کی حوصلہ افزائی کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسے جرم کا ارتکاب کرتا ہے جس کے نتیجے میں اسے سزائے موت دی جاتی ہے تو ایسے مجرم کو تکلیف دہ طریقے سے قتل نہ کیا جائے۔

اس کے بعد ذبح کرتے ہوئے جانور کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر کیا گیا ہے اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اگر کسی بے زبان جانور یا مجرم انسان کے ساتھ عمدہ سلوک کا مظاہرہ کرنا ضروری ہے تو معاشرے کے عام نیک، شہریوں کے ساتھ، اپنے اہل خانہ کے ساتھ، اپنے اساتذہ اور شاگردوں کے ساتھ، اپنے والدین اور بیوی بچوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا کس قدر ضروری ہوگا۔

18ویں حدیث

آدابُ اسلامیۃ

اسلامی آداب

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَۃَ وَأَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُمَا کُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

حضرت ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبد الرحمٰن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور گناہ کرنے کے بعد نیکی کر لیا کرو وہ اس گناہ کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ"۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

1- اِتَّقِ فعل، صیغہ، واحد مذکر، فعل امر حاضر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "لفیف مفروق" حروف اصلی: و، ق، ی

2- وَأَتْبِعْ فعل، صیغہ واحد مذکر، فعل امر حاضر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "صحیح" حروف اصلی: ت، ب، ع

3- تَمْحُ فعل، صیغہ واحد مونث غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد (ناقص) حروف اصلی: م، ح، و

4- وَخَالِقِ فعل، صیغہ واحد مذکر، فعل امر حاضر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب مفاعلۃ "صحیح" حروف اصلی: خ، ل، ق

حدیث نمبر 18

جامع ترمذی: 1987، سنن دارمی: 2791، مسند احمد: 21392، المستدرک: 178

تشریح

اس حدیث میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ انسان جہاں کہیں بھی ہو اس ہمیشہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے اور اگر بالفرض تقاضائے بشریت کے تحت انسان سے کوئی غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو اسے فوراً کوئی نیکی کا کام کرنا چاہیے تاکہ وہ نیکی اس کی غلطی کا کفارہ بن جائے۔

حدیث کا دوسرا مرکزی مضمون بندوں کے درمیان باہمی خوش اخلاقی کی ترغیب دینا ہے جیسا کہ اسی کتاب میں 35ویں حدیث میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔

”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کے ساتھ ظلم نہیں کرتا اسے رسوا نہیں کرتا اس کے ساتھ جھوٹ نہیں بولتا اور اسے حقیر نہیں سمجھتا“۔

19ویں حدیث

عنایة اللّٰہ

اللہ تعالیٰ کی عنایت

عَنْ أَبِی الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : ”كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ : يَاغُلَامُ إِنِّی أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، إِحْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، إِحْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِاجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ وَإِنِ اجْتَمَعُوْا عَلَى أَنْ يَضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا

حدیث نمبر19

جامع ترمذی:2516، مسند احمد:2669، المستدرک:6304

بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ"،

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِیْ رِوَایَةِ غَیْرِ التِّرْمِذِیِّ:

احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، وَتَعَرَّفْ إِلَى اللّٰهِ فِی الرَّخَاءِ یَعْرِفْكَ فِی الشِّدَّةِ وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ یَکُنْ لِیُصِیْبَكَ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ یَکُنْ لِیُخْطِئَكَ، وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْکَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا".

حضرت ابوالعباس عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سواری پر) موجود تھا، آپ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے میں تمہیں کچھ باتیں سکھا رہا ہوں تم اللہ تعالیٰ کے (احکام) کی حفاظت کرنا وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ تم اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھنا تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ تم نے جب بھی کوئی سوال کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا اور جب بھی مدد مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگنا، یہ بات جان لو کہ اگر تمام لوگ تمہیں کسی چیز کا نفع پہنچانے کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو وہ تمہیں وہی نفع پہنچا سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مقرر کیا ہے اور اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانے کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو وہ تمہیں وہی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مقرر کیا ہے قلم اٹھا لئے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔

(اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

ترمذی کے علاوہ (دیگر محدثین) کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"تم اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے تم فراخی کے عالم میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو وہ (تمہاری) تنگی کے عالم میں تمہارا خیال رکھے گا (یعنی

تمہیں صبر یا فراخی عطا کرے گا) یہ بات یاد رکھنا! جو تمہیں نہیں ملا وہ تمہیں مل ہی نہیں سکتا تھا اور جو تمہیں مل گیا (یہ نہیں ہو سکتا کہ) وہ تمہیں نہ ملتا۔ یہ بات یاد رکھنا! صبر کے ہمراہ (خدا کی طرف سے) مدد ہوتی ہے اور تنگی کے بعد فراخی بھی نصیب ہوتی ہے۔ اور مشکل کے بعد آسانی بھی ملتی ہے۔

1- أُعَلِّمُ فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل "صحیح" حروف اصلی: ع، ل، م

2- إِحْفَظِ فعل، صیغہ واحد مذکر، فعل امر حاضر معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ح، ف، ظ

3- يَحْفَظْكَ، فعل، صیغہ واحد غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ح، ف، ظ "كَ" اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد مذکر حاضر، منصوب متصل

4- تَجِدْهُ فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد "مثال" حروف اصلی: و، ج، د "ہ" اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد مذکر غائب، منصوب متصل

5- فَاسْأَلِ فعل، صیغہ واحد مذکر، فعل امر حاضر معروف، ثلاثی مجرد "مہموز العین" حروف اصلی: س، أ، ل

6- اسْتَعَنْتَ فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب استفعال "اجوف" حروف اصلی: ع، و، ن

7- فَاسْتَعِنْ فعل، صیغہ واحد مذکر، فعل امر حاضر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب استفعال "اجوف" حروف اصلی: ع، و، ن

8- اجْتَمَعَتْ فعل، صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی مثبت معروف ثلاثی مزید فیہ، باب افتعال "صحیح" حروف اصلی: ج، م، ع

9- يَنْفَعُوكَ فعل، صیغہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ("اَنْ" کی وجہ سے آخر سے نون اعرابی گر گیا ہے)
ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ن، ف، ع...... "كَ" اسم غیر متمکن ضمیر، واحد مذکر حاضر، منصوب متصل

10- كَتَبَهُ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ک، ت، ب "ہ" اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد مذکر غائب، منصوب متصل

11- يَضُرُّوكَ فعل، صیغہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف (ان کی وجہ سے آخر سے نون اعرابی

گر گیا ہے) ثلاثی مجرد "مضاعف"

حروف اصلی: ض، د، د ...... "ک" اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد مذکر حاضر، منصوب متصل

12- وَجَفَّتِ فعل، صیغہ واحد مونث غائب، ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "مضاعف" حروف اصلی: ج، ف، ف

تشریح

اس حدیث کے مرکزی مضامین تین ہیں:

i- اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ بندے کے تعلق کی نوعیت جس میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ انسان کو ہمیشہ خدا کی ذات کی طرف متوجہ رہنا چاہیے اسی کی بارگاہ میں دست سوال دراز کرنا چاہیے اسی سے مدد مانگنی چاہیے۔

ii- دوسری بنیادی بات یہ ہے کہ دنیا کا نظام اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کی مقرر کردہ تقدیر کے تحت چل رہا ہے اس لئے کسی بھی شخص کو جس بھی نفع یا نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طے کردہ تقدیر کے مطابق ہوتا ہے۔

iii- تیسرا بنیادی حکم یہ ہے

"قلم اٹھالئے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں"۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی بعض صالحین کے حوالے سے جو یہ بات منقول ہے کہ ان کی دعا کی برکت سے کسی کی تقدیر تبدیل ہو گئی تو یہ تبدیلی درحقیقت پہلے سے تقدیر میں طے شدہ تھی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمادی ہے کہ: قلم اٹھائے جا چکے ہیں اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔

20ویں حدیث

الحیاء

شرم کا بیان

عَنْ أَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِیِّ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُوْلٰى: إِذَا لَمْ تَسْتَحِیْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' سابقہ انبیاء کے کلام میں سے جو چیز لوگوں نے پائی ہے ان میں ایک یہ بات ہے' جب تمہیں حیاء نہ آئے تو تم جو چاہو کرلو۔

(اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

1- أَدْرَكَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "صحیح" حروف اصلی: د، ر، ك

2- تَسْتَحِیْ فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع نفی جحد بلم، ثلاثی مزید فیہ، باب استفعال، حروف اصلی، ح، ی، ء

3- فَاصْنَعْ فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر معروف ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ص، ن، ع

4- شِئْتَ فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد، اجوف، مھموز اللام، حروف اصلی، ش، ی، ء

حدیث نمبر 20

صحیح بخاری: 3296' سنن ابی داؤد: 4797' سنن ابن ماجہ: 4183' مسند احمد: 17131

تشریح

اس حدیث کا مرکزی مضمون حیاء کی ترغیب دینا ہے حیا ایک ایسی صفت ہے۔ جس کے نتیجے میں انسان برائی اور غلطی کے ارتکاب سے باز رہتا ہے اور اگر یہ ختم ہو جائے تو انسان کو جرم کے ارتکاب پر ذرا بھی شرمندگی نہیں ہوتی۔ عام طور پر کسی جرم کے بارے میں انسان کی حیاء اس وقت ختم ہوتی ہے جب وہ بار بار کسی جرم کا ارتکاب کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے کبیرہ گناہوں کے ارتکاب سے تو سختی سے منع کیا ہی ہے اس کے ساتھ صغیرہ گناہوں کے بار بار ارتکاب سے بھی سختی سے منع کیا ہے۔

21 ویں حدیث

الاستقامة

استقامت کا بیان

عَنْ أَبِیْ عَمْرٍو، (وَقِیْلَ أَبِیْ عَمْرَةَ) سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِیْ فِی الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَیْرَكَ، قَالَ: قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوعمرو رضی اللہ عنہ، ایک روایت کے مطابق ابوعمرہ، سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات بتائیں، جس کے بارے میں، آپ کے بعد میں کسی اور سے سوال نہ کرسکوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ کہو: میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر (اس پر) استقامت اختیار کرو۔

حدیث نمبر 21

صحیح مسلم: 62، سنن ابن ماجہ: 3972، سنن دارمی: 2711، مسند احمد: 15454، صحیح ابن حبان: 942

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1- قُلْ فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر معروف، ثلاثی مجرد "اجوف" حروف اصلی: ق، و، ل

2- قَوْلًا اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، واحد، اسم مصدر، ثلاثی مجرد "اجوف"

3- أَسْأَلُ فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع منفی معروف، ثلاثی مجرد "مہموز العین" حروف اصلی: س، أ، ل

4- آمَنْتُ فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال، مہموز الفاء، حروف اصلی: أ، م، ن

5- اسْتَقِمْ فعل، صیغہ واحد مذکر، فعل امر، حاضر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب استفعال "اجوف" حروف اصلی: ق، و، م

تشریح

اس حدیث کا بنیادی مضمون اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد اس پر استقامت اختیار کرنا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان زندگی کے ہر معاملہ میں پوری مستقل مزاجی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا رہے اور اگر کسی مقام پر وہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کے حوالے سے کوتاہی کا شکار ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں استقامت کی کمی ہے۔

گہری نظر سے جائزہ لیا جائے تو اس حدیث میں تمام تر اسلامی تعلیمات کو ایک لفظ "استقامت" میں سمو دیا گیا ہے۔

22ویں حدیث

مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ

کون سی چیز جنت میں داخل کرتی ہے

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حدیث نمبر 22

صحیح مسلم:18، مسند احمد:14434، المستدرک:6496، سنن بیہقی کبریٰ:19489، مسند ابویعلیٰ:2295

"أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوْبَاتِ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَأَحْلَلْتُ الْحَلَالَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ أَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ شَيْئًا أَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ : نَعَمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَمَعْنَى حَرَّمْتُ الْحَرَامَ: اِجْتَنَبْتُهُ وَمَعْنَى أَحْلَلْتُ الْحَلَالَ: فَعَلْتُهُ مُعْتَقِدًا حِلَّهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوعبداللہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں ایک شخص نے اللہ کے رسول سے سوال کیا آپ کیا سمجھتے ہیں اگر میں فرض نمازیں ادا کروں اور روزے رکھوں اور حلال چیزوں کو حلال سمجھوں اور حرام کو حرام سمجھوں اور ان کے علاوہ کوئی اور عمل نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا آپ نے فرمایا: ہاں! اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں حرام چیزوں کو حرام قرار دوں کا مطلب یہ ہے کہ میں ان سے اجتناب کروں اور حلال چیزوں کو حلال قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ میں ان کے حلال ہونے کا اعتقاد رکھتے ہوئے انہیں انجام دوں۔

1- أَرَأَيْتَ أ برائے، استفہام "رأیت"، فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد، مہموز العین، حروف اصلی: ر، أ، ی

2- صَلَّيْتُ فعل، صیغہ واحد، متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل "ناقص" حرف اصلی: ص، ل، و

3- الْمَكْتُوْبَاتِ اسم، مفرد، معرفہ، معرب، متمکن، مونث، جمع، اسم مشتق، اسم مفعول، ثلاثی مجرد، حروف اصلی: ک، ت، ب

4- صُمْتُ فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی، مثبت معروف، ثلاثی مجرد "اجوف" حروف اصلی: ص، و، م

5- أَحْلَلْتُ فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "مضاعف" حروف اصلی: ح، ل، ل

5- حَرَّمْتُ فعل صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل "صحیح" حروف اصلی: ح، ر، م

7- لَمْ أَزِدْ فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع نفی جحد بلم، ثلاثی مجرد "اجوف" حروف اصلی: ز، ی، د

8- اِجْتَنَبْتُهُ فعل، صیغہ واحد متکلم، ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ "صحیح" باب افتعال، حروف اصلی: ج، ن، ب "ہ" اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد مذکر غائب...... منصوب متصل

9- مُعْتَقِدًا اسم، مفرد، معرب، متمکن، واحد، مذکر، اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مزید فیہ، باب افتعال، حروف اصلی: ع، ق، د

10- حِلَّہٗ اسم، مفرد، معرب، متمکن، واحد، اسم مصدر، ثلاثی مجرد "مضاعف" حروف اصلی: ح، ل، ل (یہ لفظ عبارت میں مضاف ہے) "ہ" اسم، غیر متمکن، ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل (مضاف الیہ)

تشریح

جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے آخر میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ حدیث کے مرکزی مضامین دو ہیں۔

i- جن چیزوں کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے ان سے اجتناب کیا جائے۔

ii- جن چیزوں کو شریعت نے حلال قرار دیا ہے ان کی حلت کا اعتقاد رکھتے ہوئے انہیں انجام دیا جائے۔

ایسا کرنے والے شخص کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

23ویں حدیث

الاسراع فی الخیرات

بھلائی کے کام میں جلدی کرنا

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَّالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَّفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا۔'' رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو مالک حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''طہارت نصف ایمان ہے اور الحمد للہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھنا یہ دونوں آسمان اور زمین میں موجود جگہ کو بھر دیتے ہیں' نماز نور ہے' صدقہ برہان ہے' صبر روشنی ہے' قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے۔ ہر شخص روزانہ اپنا سودا کرتا ہے پھر وہ یا تو اپنے آپ کو آزاد کروا دیتا ہے یا خود کو ہلاکت کا شکار کر دیتا ہے''۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1- تَمْلَأُ فعل، صیغہ واحد مونث غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد ''مہموز اللام'' حروف اصلی: م، ل، أ

2- فَبَائِعٌ ''بائع'' اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مشتق، اسم، فاعل، ثلاثی مجرد ''اجوف'' حروف اصلی: ب، ی، ع

3- فَمُعْتِقُهَا ''معتق'' اسم مفرد، نکرہ (عبارت میں مضاف الی المعرفہ) معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال ''صحیح'' حروف اصلی، ع، ت، ق (عبارت میں مضاف) ''ھا'' اسم، غیر متمکن، ضمیر واحد مونث غائب، مجرور متصل

4- مُوْبِقُهَا اسم، مفرد، نکرہ (عبارت میں مضاف الی المعرفہ) معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال (عبارت میں مضاف) ''ھا'' اسم، غیر متمکن، ضمیر،

حدیث نمبر 23

صحیح مسلم: 223' جامع ترمذی: 3517' سنن نسائی: 2437' سنن ابن ماجہ: 280' سنن دارمی: 653

واحد مونث غائب، مجرور متصل

تشریح

اس حدیث کا مرکزی مضمون مختلف اعمال کی فضیلت بیان کر کے ان کی ادائیگی کی ترغیب دینا ہے۔

حدیث کے آخر میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ انسان روزانہ اپنی ذات کا سودا کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی ایک دن کی کوتاہی بھی اس کے لئے مستقل ہلاکت کا باعث ہوسکتی ہے۔

حدیث میں جن امور کی تعریف کی گئی ہے وہ درج ذیل ہیں۔

i- پاکیزگی: اسے نصف ایمان قرار دیا گیا ہے اس سے مراد جسمانی پاکیزگی بھی ہوسکتی ہے جس میں جسم اور لباس شامل ہوتے ہیں اور پاکیزہ خوراک اور پاکیزہ ماحول بھی اس کا حصہ شمار ہوں گے جب کہ باطنی پاکیزگی میں انسان کے ذہن اور دل کا مکمل طور پر تمام تر باطنی آلودگیوں سے پاک ہونا شامل ہے۔

ii- اس حدیث میں الحمد للہ پڑھنے کی فضیلت اور سبحان اللہ پڑھنے کی فضیلت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

iii- اس حدیث میں نماز کو نور قرار دیا گیا ہے اس کا ایک مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ قبر میں یا میدان محشر کے اندھیروں میں پل صراط سے گزرتے وقت نماز انسان کی رہنمائی کے لئے نور کی شکل میں آگے موجود ہوگی۔

یہاں اس بات کا امکان بھی موجود ہے نور سے مراد وہ نور ہو جو انسان کے باطن کو صاف کر دیتا ہے جیسا کہ قرآن نے بھی ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک نماز فحش باتوں اور برائیوں سے روکتی ہے"۔

iv- اس حدیث میں صدقے کو برہان قرار دیا گیا ہے صدقے سے مراد صدقہ بھی ہوسکتا ہے اور زکوۃ بھی ہوسکتی ہے اسے برہان اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ اس عمل کی بدولت

انسان کو آخرت میں نجات نصیب ہو سکتی ہے۔

v- "صبر" کو "ضیاء" قرار دیا گیا ہے قرآن وسنت کی بہت سی نصوص میں "صبر" کی تعریف مختلف انداز میں کی گئی ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔

vi- قرآن کو انسان کے حق میں یا اس کے خلاف حجت قرار دیا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ آخرت میں قرآن (یا اس کی بعض سورتیں) بندے کے حق میں شفاعت کریں گے یا پھر اس کی خلاف گواہی دے گا جس کے نتیجے میں انسان دائمی ہلاکت کا شکار ہو سکتا ہے۔

24ویں حدیث

صفات اللہ

اللہ تعالیٰ کی صفات

عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ: "يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا، يَاعِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ،

حدیث نمبر 24

صحیح مسلم: 2577 'المستدرک: 7606 'مسند احمد: 21458 'صحیح ابن حبان: 619 'ادب مفرد: 490

يَاعِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْلَكُمْ، يَاعِبَادِيْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ، يَاعِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا، يَاعِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَانَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا، يَاعِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مَسْاَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ، يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو آپ نے اپنے پروردگار کے حوالے سے نقل کیا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندے! میں نے ظلم کرنا اپنی ذات کے لئے حرام قرار دیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ تھے ماسوائے اس شخص کے جسے میں نے ہدایت دی۔ لہٰذا تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت دوں گا اے میرے بندو! تم سب بھوکے تھے ماسوائے اس شخص کے جسے میں نے کھانا کھلایا لہٰذا تم مجھ سے کھانا مانگو۔ میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا اے میرے بندو! تم سب برہنہ تھے۔ ماسوائے اس شخص کے جسے میں لباس پہناؤں، تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا اے میرے

بندو! تم رات میں اور دن میں غلطیاں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخش دوں گا۔ لہٰذا تم مجھ سے مغفرت مانگو میں تمہیں معاف کروں گا اے میرے بندو! تم مجھے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے اور تم مجھے کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ اے میرے بندو! اگر تم سے پہلے آنے والے اور بعد میں آنے والے اور جنات' سب سے زیادہ پرہیز گار دل والے شخص' کی مانند ہو جائیں تو بھی میری بادشاہی میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کریں گے۔ اے میرے بندو! اگر تم سے پہلے اور بعد والے انسان اور جنات سب سے زیادہ گناہگار شخص کے دل کی مانند ہو جائیں تو وہ تب بھی میری بادشاہی میں کسی چیز کی کمی نہیں کریں گے۔ اے میرے بندو! اگر تم سے پہلے والے اور بعد والے سب لوگ اور جنات ایک میدان میں کھڑے ہوں اور پھر وہ مجھ سے مانگیں تو میں ان میں سے ہر ایک کو اس کی فرمائش کے مطابق عطا کر دوں گا اور اس کی وجہ سے میرے خزانے میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی کسی سوئی کو سمندر میں ڈالنے سے آتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جو میں تمہارے لئے سنبھال کر رکھ رہا ہوں اور پھر میں تمہیں اس کا پورا بدلہ عطا کروں گا لہٰذا اس وقت جو شخص بھلائی کو پائے گا وہ اللہ کی حمد بیان کرے اور جو شخص اس کے علاوہ صورتحال کا شکار ہوگا اسے صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرنی چاہیے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1- حَرَّمْتُ فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل ''صحیح''
حروف اصلی: ح، ر، م

2- فَلَا تَظَالَمُوْا فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل نہی معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفاعل ''صحیح''
حروف اصلی: ظ، ل، م

3- ضَالٌّ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مجرد ''مضاعف''
حروف اصلی: ض، ل، ل

4- فَاسْتَهْدُوْنِیْ فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل امر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب استفعال ''ناقص''

حروف اصلی: ہ، د، ی...... "ن" وقایہ "ی" اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد متکلم، منصوب متصل

5- فَاسْتَطِعُوْنِیْ فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل امر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب استفعال "صحیح" حروف اصلی: ط، ع، م...... "ن" وقایہ "ی" اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد متکلم، منصوب متصل

6- عَادٍ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مجرد "ناقص" حروف اصلی: ع، د، ی

7- فَاسْتَكْسُوْنِیْ فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل امر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب استفعال "ناقص" حروف اصلی: ک، س، و...... "ن" وقایہ "ی" اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد متکلم، منصوب متصل

8- تُخْطِئُوْنَ فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "مہموز اللام" حروف اصلی: خ، ط، ء

9- فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل امر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب استفعال، حروف اصلی: غ، ف، ر

10- فَتَضُرُّوْنِیْ فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد، "مضاعف" حروف اصلی: ض، ر، ر "ن" وقایہ "ی" اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد متکلم، منصوب متصل

11- فَتَنْفَعُوْنِیْ فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ن، ف، ع

12- أَتْقٰی اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مشتق، اسم تفضیل

13- زَادَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی منفی معروف، ثلاثی مجرد "اجوف" حروف اصلی: ز، ی، د

14- أَفْجَر اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم، مشتق، اسم تفضیل

15- قَامُوْا فعل، صیغہ، جمع مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "اجوف" حروف اصلی: ق، و، م

16- اَلْمِخْيَطُ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم، مشتق، اسم آلہ

17- أُحْصِيْهَا فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "ناقص" حروف اصلی: ح، ص، ی "ھا" اسم، غیر متمکن، ضمیر واحد مونث غائب، منصوب متصل

18- اُوَفِّیْکُمْ: فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل "لفیف مفروق"، حروف اصلی: و، ف، ی "کُمْ" اسم، غیر متمکن، ضمیر، جمع، مذکر حاضر، منصوب متصل

تشریح

یہ حدیث قدسی ہے یعنی اس روایت کے الفاظ درحقیقت اللہ تعالیٰ کا فرمان ہیں جنہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان حق ترجمان سے نقل کیا ہے اس حدیث سے درج ذیل نکات ثابت ہوتے ہیں۔

i- اللہ تعالیٰ کی ذات، ظلم سے پاک ہے کیونکہ ظلم ایک عیب ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات ہر طرح کے عیب سے پاک ہے۔

ii- ہدایت، صرف اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کے نتیجے میں نصیب ہوتی ہے اور ہدایت پر ثابت قدم رہنا بھی اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ توفیق کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ "ہدایت" ایک باطنی نعمت ہے۔

iii- انسان کو حاصل ہونے والی تمام تر ظاہری نعمتیں بھی اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کردہ ہیں اگرچہ ان نعمتیں کے حصول میں ظاہری اسباب وافراد واسطہ بنتے ہیں۔

iv- گناہ انسان سے سرزد ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی غفور ورحیم ہے، وہ انسان کے گناہوں کو معاف کر دیتی ہے۔

v- مخلوق میں سے کوئی بھی شخص یا وجود، اللہ تعالیٰ کو کسی بھی قسم کا کوئی نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا، جبکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے جو نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہے۔

vi- بندوں کا نیکوکار رہنا یا گنہگار رہنا ان کے اپنے نفع ونقصان کے اعتبار سے ہے ورنہ کسی کی نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں کسی چیز کا اضافہ نہیں ہوتا اور کسی کی برائی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں کوئی کمی نہیں آتی ہے۔

vii- اللہ تعالیٰ کے خزانے اتنے عظیم ہیں کہ وہ تمام تر مخلوقات کو ان کی خواہشات کے مطابق عطا فرما سکتا ہے اور اس سے بھی اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

viii- انسان کے تمام تر اعمال کا ریکارڈ تیار ہو رہا ہے۔

ix- انسان کو اس کے ہر عمل کا پورا پورا اجر دیا جائے گا، اچھے عمل کا بدلہ اچھا ہو گا اور بُرے عمل کا بدلہ برا ہو گا۔

x- بدلہ ملتے وقت اگر کسی شخص کو اس کے بُرے اعمال کا برا بدلہ ملتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ صرف اپنے نفس کو، یعنی اپنے آپ کو برا کہے کیونکہ وہ سب اس کے اپنے کئے ہوئے عمل کا نتیجہ ہے۔

25 ویں حدیث

عَنْ أَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أیضاً: "أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْأُجُوْرِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ: أَوَ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةً، وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِيْ بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيَأْتِيْ أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا أَجْرٌ؟ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ؟ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ." رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ یہ روایت بھی نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیسے والے لوگ

حدیث نمبر 25

صحیح مسلم: 1006، صحیح بخاری: 5970، سنن ابن ماجہ: 927، مسند احمد: 21511، صحیح ابن حبان: 2014

زیادہ اجر حاصل کر لیتے ہیں کیونکہ وہ اسی طرح نمازیں ادا کرتے ہیں جیسے ہم نمازیں ادا کرتے ہیں اور وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس اضافی مال ہوتا ہے جس میں سے وہ صدقہ کر لیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ چیز عطا نہیں کی جسے تم صدقہ کرو۔ بے شک ایک مرتبہ "سبحان اللہ" کہنا صدقہ ہے اور ایک مرتبہ "اللہ اکبر" کہنا صدقہ ہے ایک مرتبہ "الحمد للہ" کہنا صدقہ ہے اور ایک مرتبہ "لا الٰہ الا اللہ" کہنا صدقہ ہے اور نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور شرمگاہ میں ایک صدقہ ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر ایک شخص کا اپنی خواہش پوری کرتا ہے تو کیا اسے اس کا بھی اجر ملے گا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر وہی شخص اس کو حرام کام میں استعمال کرتا تو کیا اسے اس کا گناہ ہوتا، اسی طرح جب وہ اسے حلال کام میں استعمال کرے گا تو اس کو اس کا ثواب ملے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1- يَتَصَدَّقُوْنَ فعل، صیغہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعل "صحیح" حروف اصلی: ص، د، ق

2- تَسْبِيْحَةٍ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، اسم مصدر، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل، حروف اصلی: س، ب، ح

3- تَكْبِيْرَةٍ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، اسم مصدر، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل، حروف اصلی: ک، ب، ر

4- تَحْمِيْدَةٍ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، اسم مصدر، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل، حروف اصلی: ح، م، د

5- تَهْلِيْلَةٍ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، اسم مصدر، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل، حروف اصلی: ہ، ل، ل

6- أَيَاتِيْ "أ" برائے استفہام "یاتی" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد "مہموز الفاء اور ناقص یائی" حروف اصلی: ا، ت، ی

7- وَضَعَهَا "وضع" صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف ثلاثی مجرد، "مثال" حروف اصلی: و، ض، ع

تشریح

اس حدیث میں اسلام میں نیکی کے تصور کو واضح کیا گیا ہے

i- اگر کسی شخص کے پاس مال ہے اور اس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اسے یقیناً اس کا اجر ملے گا۔

ii- اگر کسی شخص کے پاس خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے مال نہیں ہے وہ دوسری نوعیت کی نیکیاں کر کے اجر و ثواب حاصل کر سکتا ہے کیونکہ یہ لازمی سی بات ہے کہ جس شخص کے پاس مال زیادہ ہوگا اس کی دنیاوی معاملات میں مصروفیت بھی زیادہ ہوگی جس کے نتیجے میں ایسے شخص کو نوافل و تسبیحات کے لئے کم وقت ملتا ہوگا اس لئے کسی تنگدست کو شکایت کرنے یا دل چھوٹا کرنے کی بجائے دیگر نوافل و تسبیحات کو ادا کرنا چاہیے۔

iii- اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے ساتھ، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا بھی صدقہ یعنی نیکی قرار دیا ہے یہ وہ کام ہے جسے تنگ دست شخص بھی سرانجام دے سکتا ہے۔

iv- حدیث کے آخر میں نیکی کے تصور کو مزید واضح کرتے ہوئے یہ بات بیان کی گئی ہے کہ جو شخص جائز طریقے سے اپنے نفسانی جذبات کی تسکین کرتا ہے تو یہ چیز بھی اس کے حق میں نیک عمل شمار ہوگی بالکل اسی طرح جیسے ان جذبات کی ناجائز طریقے سے تسکین گناہ کا باعث ہوتی ہے۔

اس بیان کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جائز طریقے سے حلال آمدن کمانے کے لئے محنت مزدوری کرتا ہے تو یہ عمل بھی اس کے لئے نیکی کا باعث ہوگا جیسا کہ حرام طریقے سے آمدن حاصل کرنا گناہ کا باعث ہوتا ہے۔

26ویں حدیث

شکر النعم

نعمت کا شکر

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ، کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْهِ الشَّمْسُ، تَعْدِلُ بَیْنَ اثْنَیْنِ صَدَقَةٌ وَّتُعِیْنُ الرَّجُلَ فِیْ دَابَّةٍ فَتَحْمِلُهٗ عَلَیْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَیْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَبِکُلِّ خَطْوَةٍ تَمْشِیْهَا إِلَی الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَتُمِیْطُ الْأَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس دن میں بھی سورج طلوع ہوتا ہے اس میں آدمی کے ہر ایک جوڑ پر (اس کی جانب) سے صدقہ دینا لازم ہے (اور اس کا طریقہ یہ ہے) اگر تم دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرتے ہو تو یہ صدقہ ہے اگر تم کسی شخص کی اس کی سواری کے بارے میں مدد کرتے ہو یعنی اسے اس پر سوار کروا دیتے ہو یا اس پر اس کا سامان رکھوا دیتے ہو تو یہ صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور نماز کے لئے تم جو بھی قدم اٹھا کر جاتے ہو اس میں سے ہر ایک قدم صدقہ ہے اور راستے سے تم جو بھی تکلیف دہ چیز اٹھاتے ہو، وہ بھی صدقہ ہے۔

1- تَطْلُعُ فعل، صیغہ واحد مونث غائب فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد "صحیح"، حروف اصلی: ط، ل، ع

حدیث نمبر 26

صحیح بخاری:2560، صحیح مسلم:1009، مسند احمد:8168، صحیح ابن حبان:3381، صحیح ابن خزیمہ:1493

2- تَعْدِلُ فعل، صیغہ مذکر حاضر، غائب فعل مضارع مثبت معروف ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ع، د، ل

3- تُعِیْنُ فعل، صیغہ مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "اجوف" حروف اصلی: ع، و، ن

4- فَتَحْمِلُهٗ تحمل فعل، صیغہ مذکر حاضر، غائب فعل مضارع مثبت معروف ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ح، م، ل "ہ" اسم غیر متمکن، ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل

5- تَمْشِیْهَا تمشی فعل، صیغہ مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف ثلاثی مجرد "ناقص" حروف صلی: م، ش، ی، "ھا"، اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد مونث غائب، منصوب متصل

6- تُمِیْطُ فعل، صیغہ مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "اجوف" حروف اصلی: م، ی، ط

تشریح

سابقہ حدیث میں مختلف اعمال کو صدقہ یعنی نیکی قرار دیا گیا تھا اس حدیث میں اسی بات کو ذرا زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اس حدیث میں دیگر بنی نوع انسان کے ساتھ حسن سلوک کے طور پر کئے جانے والے مختلف اعمال کو بھی صدقہ یعنی نیکی قرار دیا گیا ہے۔

حدیث کے آغاز میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ انسانی جسم میں موجود ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا یعنی کوئی نیکی کرنا لازم ہے، اگر ہم اپنے جسم پر غور کریں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جسم کے کسی بھی حصے میں موجود جوڑوں کی کارکردگی میں اگر فرق آجائے تو انسانی جسم شدید تکلیف کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں انسانی جسم کی نقل و حرکت خراب ہو جاتی ہے اگرچہ حدیث میں صرف جوڑوں کا ذکر کیا گیا ہے تاہم یہاں "جز" بول کر "کل" کی طرف اشارہ کرنا بھی مقصود ہوتا ہے کہ انسان کے جسمانی نظام میں اللہ تعالیٰ نے اپنی جو نعمتیں، صحت و عافیت کی شکل میں رکھی ہیں ان کا شکر ادا کرنا انسان کے لیے بہت ضروری ہے۔

27ویں حدیث

البر والاثم

نیکی اور گناہ

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِیْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْہِ النَّاسُ." (رواہ مسلم)

وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: "اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ؟ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ: اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ، اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ اِلَیْہِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ اِلَیْہِ الْقَلْبُ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِی النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِی الصَّدْرِ، وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ وَاَفْتَوْكَ" حَدِیْثٌ حَسَنٌ رَوَیْنَاہُ فِیْ مُسْنَدَی الْاِمَامَیْنِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَالدَّارِمِیِّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کا پتا چلے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا: تم نیکی کے بارے میں پتا کرنے آئے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: اس کے بارے میں اپنے دل سے فتویٰ

حدیث نمبر 27

صحیح مسلم: 2553، سنن دارمی: 2789، مسند احمد: 17668، صحیح ابن حبان: 397، المستدرک: 2172

لو آپ نے فرمایا نیکی وہ ہے جس کے بارے میں نفس اور تمہارا دل مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تمہارا سینہ اس کے بارے میں تردد کا شکار ہو خواہ لوگ جو بھی فتویٰ دیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ہم نے اسے دو اماموں، احمد بن حنبل اور دارمی کی مسند کے حوالے سے حسن سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

1- حَاكَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "اجوف" حروف اصلی: ح، و، ك

2- كَرِهْتَ فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ك، ر، ہ

3- يَطَّلِعَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افتعال "صحیح" حروف اصلی: ط، ل، ع

4- أَتَيْتُ فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "مہموز الفاء، ناقص یائی" حروف اصلی: ا، ت، ی

5- اِسْتَفْتِ فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب استفعال "ناقص" حروف اصلی: ف، ت، و

6- اطْمَأَنَّتْ فعل، صیغہ واحد مونث غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب انفعال

7- وَتَرَدَّدَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعل "مضاعف" حروف اصلی: ر، د، د

تشریح

اس حدیث میں نیکی اور گناہ کے تصور کو واضح کیا گیا ہے اور اس بات کی وضاحت کی گئی ہے نیکی کرنے کے نتیجے میں ہمیشہ انسان کو اطمینان اور سکون نصیب ہوتا ہے اس کے برعکس گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے ضمیر ہمیشہ الجھن کا شکار ہوتا ہے تاہم یہ واضح ہے کہ یہ حکم ایسے شخص کے لئے ہے جس کا ضمیر زندہ ہو وگرنہ جس شخص کا ضمیر مردہ ہو چکا ہو وہ رشوت اور حرام کے مال کو

ذلك فضل الله يؤتيه من يشآء

قرار دیتا ہے اور لوگوں کا خون چوس کر حاصل ہونے والی کمائی کے ذریعے مکان تعمیر کر کے بڑے فخر سے اس پر

هذا من فضل ربي

تحریر کرواتا ہے ایسا شخص کتنا بیوقوف ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ڈھیل کو اس کا فضل قرار دیتا ہے۔

28ویں حدیث

وصية

وصیت کا بیان

عَنْ أَبِيْ نَجِيْحٍ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ''وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا، قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ''۔

(رواه ابو داؤد والترمذی وقال حديث حسن صحيح)

حضرت ابو نجیح عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر 28

سنن ابی داؤد: 4607، مسند احمد: 17185، صحیح ابن حبان: 5، المستدرک: 332

نے ہمیں ایسا وعظ کیا جس کے نتیجے میں ہمارے دل دہل گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہم نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! یہ تو الوداعی وعظ محسوس ہوتا ہے آپ ہمیں کوئی نصیحت کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور (حاکم وقت) کی اطاعت کی نصیحت کرتا ہوں خواہ کسی غلام کو تمہارا امیر مقرر کیا جائے کیونکہ تم میں سے جو شخص (زیادہ دیر تک) زندہ رہے گا۔ وہ عنقریب بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو اختیار کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو اور نئے پیدا ہونے والے نظریات سے بچو کیونکہ ہر نیا پیدا ہونے والا نظریہ بدعت ہوگا اور ایسی ہر بدعت گمراہی ہوگی اور ہر گمراہی جہنم (میں لے) جائے گی۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں اس حدیث کو امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1- وَعَظَنَا "وعظ" فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "مثال" حروف اصلی: و، ع، ظ

2- وَجِلَتْ فعل، صیغہ واحد مونث غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "مثال" حروف اصلی: و، ج، ل

3- مُوَدِّعٍ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل، حروف اصلی: و، د، ع

4- فَأَوْصِنَا "اوص" فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "لفیف مفروق" حروف اصلی: و، ص، ی "نا" اسم، غیر متمکن، ضمیر، جمع متکلم، منصوب متصل

5- تَأَمَّرَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعل "مہموز الفاء" حروف اصلی: أ، م، ر

6- يَعِشْ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مجرد "اجوف" حروف اصلی: ع، ی، ش

7- عَضُّوا فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل امر معروف، ثلاثی مجرد ''مضاعف'' حروف اصلی: ع، ض، ض

تشریح

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ کی نصیحت نقل کی گئی ہے جو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کے حوالے سے اپنی امت کو کی ہے اس کے بنیادی نکات درج ذیل ہیں۔

1- اللہ تعالیٰ کا خوف: اس کی بنیادی حکمت یہ ہے کہ جب انسان کے ذہن میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا خوف ہوگا تو وہ زندگی کے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرے گا اور جب وہ ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرے گا تو اس کے تمام تر دینی ودنیاوی معاملات ٹھیک رہیں گے۔

2- اجتماعی معاشرتی زندگی، انسان کی بنیادی ضرورت ہے اور جب یہ معاشرتی زندگی کسی قانون کے تابع ہوتی ہے تو اسے ریاست کہا جاتا ہے ریاست کی مخصوص انتظامیہ ہوتی ہے اور اسی انتظامیہ کا کوئی فرد سربراہ ہوتا ہے جو ریاست کے نظم ونسق کا نگران ہوتا ہے اس حدیث میں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ مسلمان اسلامی ریاست کی بنیادوں کو کسی بھی حوالے سے کمزور نہ ہونے دیں اور حاکم وقت کے ساتھ مکمل تعاون کریں بشرطیکہ وہ حاکم کوئی خلاف شرع کام نہ کرنا چاہتا ہو اگرچہ وہ حاکم کوئی عالی نسب شخص نہ ہو بلکہ ایک غلام ہو۔

3- اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے اس بات کی پیشگوئی فرمائی ہے کہ آنے والے وقت میں مسلمانوں کے درمیان بہت سے اختلافات پیدا جائیں گے یہ حدیث بالکل درست ثابت ہوئی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مسلمانوں اور مسلمان کہلانے والوں کے درمیان جس خانہ جنگی کا آغاز ہوا وہ آج تک وقفے وقفے سے جاری ہے اس کی شدت کم یا زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ مگر یہ مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی۔

4- فتنے کے زمانے میں مسلمانوں کے لئے عام حکم یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی سنت اور ہدایت یافتہ مسلمان حکمرانوں کے طریق کار کی پیروی کریں تا کہ باہمی فتنہ وفساد کا دروازہ بند ہو سکے۔

5- حدیث کا آخری اور اہم ترین مضمون بدعت سے اجتناب ہے اس مضمون کی حدیث اس سے پہلے (پانچویں حدیث) گزر چکی ہے۔

29 ویں حدیث

طریق الجنة

جنت کا راستہ

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِيْ الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ عَنِ النَّارِ؟ قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ تَلَا:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى بَلَغَ، يَعْمَلُوْنَ، ثُمَّ قَالَ، أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ؟ قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ؟ قُلْتُ:

حدیث نمبر 29

جامع ترمذی: 2616، سنن ابن ماجہ: 3973، مسند احمد: 22069

بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، فَاَخَذَ بِلِسَانِہٖ، وَقَالَ: کُفَّ عَلَیْکَ ھٰذَا، قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِہٖ فَقَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَا مُعَاذُ وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ النَّارَ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَوْ قَالَ: عَلٰی مَنَاخِرِھِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ۔ (رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کردے اور مجھے جہنم سے دور کردے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم نے بہت اہم سوال کیا ہے اور یہ اسی شخص کے لئے آسان ہوگا جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے آسان کیا ہو، تم اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک قرار نہ دو۔ تم نماز قائم کرو، تم زکوۃ ادا کرو تم رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو (راوی بیان کرتے ہیں) پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں بھلائی کے راستے کی طرف تمہاری رہنمائی کروں؟ روزہ ڈھال ہے۔ صدقہ گناہ کو اسی طرح بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا رات کے وقت نوافل ادا کرنا (راوی بیان کرتے ہیں) آپ نے یہ آیت کی تلاوت کی۔

"ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں"۔

یہ آیت "یعملون" تک ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں دین کی بنیاد اس کے ستون اور اس کے بالائی حصے کے بارے میں نہ بتاؤں۔ میں عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' آپ نے فرمایا: دین کی بنیاد اسلام اس کا ستون نماز ہے اور اس کا بلند ترین حصہ جہاد ہے پھر آپ نے دریافت کیا۔ کیا میں تمہیں ان سب چیزوں کی بنیاد کے بارے میں نہ بتاؤں میں نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا: اسے سنبھال کر رکھو۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! کیا ہم پر ان باتوں کا بھی مواخذہ ہوگا جو ہم کہتے ہیں

آپ نے فرمایا: اے معاذ تمہاری ماں تمہیں روئے لوگوں کو ان کی زبان کی کھیتی (یعنی زبان سے نکلی ہوئی بات) کی وجہ سے چہروں کے بل (راوی کو شک ہے یا) نتھنوں کے بل جہنم میں ڈالا جائے گا۔

1- يُدْخِلُنِي فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "صحیح" حروف اصلی: د، خ، ل "ن" وقایہ "ی" اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد متکلم، منصوب متصل

2- يَسَّرَهُ "یسر" فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل "مثال" حروف اصلی: ی، س، ر "ہ" اسم، ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل

3- أَدُلُّكَ فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع معروف، ثلاثی مجرد "مضاعف" حروف اصلی: د، ل، ل "ك" اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد مذکر حاضر، منصوب متصل

- تُطْفِئُ فعل، صیغہ واحد مونث غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "مهموز اللام" حروف اصلی: ط، ف، أ

- تَلَا فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "ناقص" حروف اصلی: ت، ل، و

- تَتَجَافَى فعل، صیغہ واحد مونث غائب، فعل مضارع مثبت معروف ثلاثی مزید فیہ، باب تفاعل "ناقص" حروف اصلی: ج، ف، ی

- الْمَضَاجِعِ اسم، مفرد، معرفہ، متمکن، مذکر، جمع مکسر، اسم مشتق، اسم ظرف، حروف اصلی: ض، ج، ع

- كُفَّ فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر معروف، ثلاثی مجرد "مضاعف" حروف اصلی: ك، ف، ف

- لَمُؤَاخَذُونَ "مواخذون" اسم مفرد، نکرہ، متمکن، مذکر، جمع، سالم، اسم مشتق، اسم مفعول، ثلاثی مزید فیہ، باب مفاعلۃ "مهموز الفاء" حروف اصلی: أ، خ، ذ

1- يَكُبُّ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع، مثبت معروف، ثلاثی مجرد "مضاعف" حروف اصلی: ك، ب، ب

1- حَصَائِدُ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مونث، جمع، مکسر، اسم، مشتق، اسم مفعول یا صفت شبہ، ثلاثی مجرد، حروف اصلی: ح، ص، د

تشریح

اس حدیث میں ارکان اسلام کی ترتیب دی گئی ہے یہ موضوع اس سے پہلے دوسری اور تیسری حدیث میں بھی زیر بحث آچکا ہے اس کے علاوہ اس حدیث میں تین باتوں کا حکم دیا گیا ہے۔

i۔ صدقہ: یہ موضوع بھی اس سے پہلے 25ویں اور 26ویں حدیث میں زیر بحث آچکا ہے۔

ii۔ جہاد: یہ اسلامی تعلیمات کا اہم رکن ہے اور اسلام کی ریاستی و سماجی بقاء کے لئے اس کا وجود نہایت ضروری ہے۔

iii۔ زبان کی حفاظت یہ بہت اہم موضوع ہے اس میں باہمی تعلقات کے حوالے سے غلط بیانی سے لے کر جھوٹی مذہبی روایات سنانے تک سب باتیں شامل ہوں گی۔

30ویں حدیث

حقوق اللہ

اللہ تعالیٰ کے حقوق

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ جُرْثُومِ بْنِ نَاشِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا، وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا، وَحَرَّمَ أَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ رَحْمَةً لَكُمْ غَيْرَ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا" حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَغَيْرُهُ.

حدیث نمبر 30

دار قطنی، ابوالحسن علی بن عمر بغدادی "السنن"، کتاب رضاعت کا بیان 4/183، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت 1966

حضرت ابوثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کیے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرو اور اس نے کچھ حدود مقرر کی ہیں تم ان کی خلاف ورزی نہ کرو اور اس نے کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے تم ان کی خلاف ورزی نہ کرو اور اس نے تمہارے ساتھ رحمت کا برتاؤ کرتے ہوئے کچھ چیزوں کا حکم بیان نہیں کیا حالانکہ وہ بھولا نہیں ہے اس لئے تم ان کے بارے میں بحث نہ کرو۔

یہ حدیث حسن ہے اور اسے امام دارقطنی اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

1- فَلَا تُضَيِّعُوْهَا "لاتضیعوا" فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل نہی معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل "اجوف" حروف اصلی: ض، ی، ع "ھا" اسم، واحد مونث غائب، منصوب متصل

2- حَدَّ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "مضاعف" حروف اصلی: ح، د، د

3- فَلَا تَعْتَدُوْهَا "لا تعتدوا" فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل نہی معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افتعال "ناقص" حروف اصلی، ع، د، و "ھا" اسم، ضمیر، واحد مونث غائب، منصوب متصل

4- تَنْتَهِكُوْهَا "لاتنتھکوا" فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل نہی معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افتعال "صحیح" حروف اصلی: ن، ہ، ک "ھا" اسم، ضمیر، واحد مونث غائب، منصوب متصل

5- فَلَا تَبْحَثُوْا فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل نہی معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ب، ح، ث

تشریح

حدیث کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جن احکام و اعمال کی بجا آوری کا حکم دیا ہے انسان کا فرض ہے کہ ان پر عمل کرے اور اللہ تعالیٰ نے جن امور کے ارتکاب سے منع کیا ہے انسان کا فرض ہے کہ ان سے باز رہے۔

حدیث کے آخر میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ جن امور کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا ان کے بارے میں مزید بحث اور سوالات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس حدیث کے مرکزی مضمون کو اس سے پہلے نویں حدیث میں ان الفاظ میں نقل کیا گیا ہے۔

"بے شک تم سے پہلے کے لوگ بکثرت (غیر ضروری) سوالات کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے"۔

بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ یہ حکم صحابہ کرام کے ساتھ مخصوص ہے کہ ان میں سے کسی فرد کی غیر ضروری بحث و تفتیش کی وجہ سے کوئی نیا حکم نازل نہ ہو جائے اور اس کے نتیجے میں مسلمانوں کو اس نئے حکم کا بھی پابند کر دیا جائے۔

31ویں حدیث

الزهد

زُہد کا بیان

عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ دُلَّنِيْ عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللهُ وَأَحَبَّنِيَ النَّاسُ فَقَالَ: "اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللهُ وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ" حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُ بِأَسَانِيْدَ حَسَنَةٍ.

حضرت ابو العباس سہل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کسی ایسے عمل کے بارے میں میری رہنمائی کریں کہ جب میں اسے انجام دوں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھے پسند کرے اور لوگ بھی پسند کریں آپ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو

حدیث نمبر 31

سنن ابن ماجہ:4102 المستدرک:7873 مسند شہاب:643

جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں پسند کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بھی بے رغبت ہو جاؤ تو لوگ بھی تمہیں پسند کرنے لگیں گے۔

یہ حدیث حسن ہے اور اسے امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے حسن اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

1- دُلَّنِیْ "دل"، فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر معروف "ثلاثی مجرد، مضاعف" حروف اصلی: د، ل، ل "ن" قایہ، "ی" اسم، ضمیر، واحد متکلم، منصوب متصل

2- أَحَبَّنِیَ "احب"، فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "مضاعف" حروف اصلی، ح، ب، ب......"ن" وقایہ "ی" اسم، ضمیر، واحد متکلم، منصوب متصل

3- اِزْهَدْ فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ز، ہ، د

4- یُحِبَّكَ "یحب"، فعل صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "مضاعف" حروف اصلی: ح، ب، ب......"ك" اسم، ضمیر، واحد مذکر حاضر، منصوب متصل

تشریح

اس حدیث میں انسان کو اللہ تعالیٰ اور دوسرے بندوں کا محبوب بننے کا نسخہ بتایا گیا ہے۔ یہ ایک بنیادی حقیقت ہے کہ دنیا اور اس کے مال و متاع کی محبت ہی تمام تر خرابیوں کی جڑ ہے اور اس کے نتیجے میں انسان اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کا مرتکب ہو کر اس کا ناپسندیدہ بندہ بن جاتا ہے اگر انسان دنیا سے بے رغبت ہو جائے تو اس کے دل میں دنیا کی محبت نہیں رہے گی اور جب دل میں دنیا کی محبت نہیں رہے گی تو پھر انسان کیونکر اپنے پروردگار کی نافرمانی کرے گا، اگر انسان اپنے پروردگار کی نافرمانی نہیں کرے گا تو یقیناً اس کا محبوب بندہ بن جائے گا۔

آپ نے عام مشاہدہ کیا ہوگا کہ آپ کسی ادارے میں کسی فرد کے ماتحت ہیں تو وہ آپ کی بے عزتی کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے اس کے برعکس جس شخص کا اس فرد کے ساتھ کوئی مالی مفاد نہ ہو ایسے فرد کی وہ کوئی بے عزتی نہیں کرے گا اس بات کو اس حدیث میں

تشریح

اس حدیث میں یہ معاشرتی اور قانونی اصول بیان کیا گیا ہے کہ کوئی بھی ایسا عمل نہیں کیا جا سکتا جس کے نتیجے میں انسان کی اپنی ذات کو دوسرے شخص کی طرف سے یا کسی دوسرے شخص کو انسان کی اپنی ذات کی طرف سے کوئی نقصان پہنچے۔ یاد رہے کہ یہ اصول عام معاشرتی تعلقات اور لین دین کے لئے ہے۔ جنگی یا رسیاستی قوانین و آداب اس میں شامل نہیں ہوں گے۔

اس حدیث کے الفاظ بظاہر بہت مختصر ہیں لیکن ان میں معانی کا جہان آباد ہے آپ اس کے الفاظ کو سامنے رکھ کر اپنے آس پاس موجود صورت حال کا جائزہ لیں کسی چورا ہے سے گزرتے ہوئے ٹریفک کے اشارے کی خلاف ورزی کرنا، کسی معروف شاہراہ پر پیچھے آنے والی ایمبولینس کو راستہ نہ دینا، استاد کا محنت کئے بغیر پڑھا کر طلباء کا وقت ضائع کرنا سب اس کے حکم میں داخل ہوں گے۔

33ویں حدیث

البینۃ

گواہی کا بیان

عَنْ أَبِی عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ یُعْطَی النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعٰی رِجَالٌ أَمْوَالَ قَوْمٍ وَّدِمَاءَ هُمْ، لٰکِنِ الْبَیِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِی وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ أَنْکَرَ" حَدِیْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ وَغَیْرُهُ هٰکَذَا وَبَعْضُهُ فِی

حدیث نمبر 33

سنن ابن ماجہ: 2321، صحیح بخاری: 4277، صحیح مسلم: 1711، سنن نسائی: 5425، صحیح ابن حبان: 5082

الصَّحِيْحَيْنِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر لوگوں کے دعوے کے حساب سے ہی فیصلہ کر دیا جائے تو لوگ دوسرے لوگوں کے اموال اور خون کے دعویٰ کرنے لگیں گے۔ لیکن (قانون) یہ ہے کہ گواہی پیش کرنا دعوے دار کے لیے لازم ہے اور اس دعوے کا انکار کرنے والے کے لئے قسم اٹھانا کافی ہے۔

یہ حدیث حسن ہے اور امام بیہقی اور دیگر محدثین نے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس کا بعض حصہ صحیحین میں موجود ہے۔

1- يُعْطٰى فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت مجہول، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال ''ناقص'' حروف اصلی: ع، ط، ی

2- لَادَّعٰى ''ادعی'' فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افتعال ''ناقص'' حروف اصلی: د، ع، و

3- المدَّعِي اسم، مفرد، معرفہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مزید فیہ، باب افتعال

4- أَنْكَرَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعلِ ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال ''صحیح'' حروف اصلی: ن، ک، ر

تشریح

اس میں ایک عدالتی اور معاشرتی قانون کی وضاحت کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے فرد کے خلاف جان یا مال سے متعلق کوئی دعویٰ کر دیتا ہے تو محض اس کا دعویٰ کافی نہیں ہوگا بلکہ اسے اپنا دعویٰ کی تصدیق کے لئے ٹھوس ثبوت فراہم کرنا ہوں گے اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تو اس کا دعویٰ عدالت سے خارج کر دیا جائے گا۔

اس کے برعکس جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے اس کے لئے اپنی بے گناہی کا ثبوت فراہم کرنا لازم نہیں ہے بلکہ اگر وہ اپنے بے گناہ ہونے کی صرف قسم ہی اٹھالے تو یہی کافی ہوگا۔

34ویں حدیث

النہی عن المنکر

منکر سے روکنا

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ رأیٰ مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ، فَإِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ، فَإِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِیْمَانِ ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے جو شخص کسی منکر کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ کے ذریعے ختم کرے اور اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ اپنی زبان کے ذریعے (کوشش کرے) اور اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں اسے (برا سمجھے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین حصہ ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1- رأیٰ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "مہموز العین، ناقص یائی"
حروف اصلی: ر، أ، ی

2- مُنْکَرًا اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مشتق، اسم مفعول، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "صحیح"، حروف اصلی: ن، ك، ر

3- فَلْیُغَیِّرْہُ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل امر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل "اجوف"
حروف اصلی: غ، ی، ر "ہ" اسم، ضمیر، واحد مذکر غائب، منصوب متصل

4- لَمْ یَسْتَطِعْ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع نفی جحد بلم، ثلاثی مزید فیہ، باب

حدیث نمبر 34

صحیح مسلم: 78، جامع ترمذی: 2172، سنن ابن ماجہ: 1275، مسند احمد: 11478، صحیح ابن حبان: 307

استفعال، حروف اصلی: ط، د، ع

5- اَضْعَفُ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مشتق، اسم تفضیل، حروف اصلی: ض، ع، ف

٦- الْاِیْمَانِ اسم، مفرد، معرفہ، معرب متمکن، اسم مصدر، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال، حروف اصلی: ا، م، ن

شریح

اس حدیث میں بُرائی کے لئے لفظ ''منکر'' استعمال کیا گیا ہے یہ لفظ بہت وسیع مفہوم کا حامل ہے۔ اس کا لغوی معنی ہر وہ چیز یا بات ہے جس کا ''انکار'' کیا جائے۔

☆ اس حدیث میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ ''منکر'' کو سب سے پہلے ہاتھ کے ذریعے یعنی طاقت کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ اس کا نقصان عام نہ ہو سکے۔

☆ لیکن اگر کوئی شخص ایسا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ وہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھا رہے بلکہ ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ زبانی طور پر اس ''منکر'' کی مخالفت کرے۔

نوٹ: آج کے دور میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے اس حکم پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

☆ لیکن اگر کوئی شخص یہ بھی نہ کر سکے تو اسے چاہیے وہ دل میں اس ''منکر'' کو برا سمجھے۔
نبی اکرم ﷺ نے اس مرتبے کو ایمان کا کمزور ترین مرتبہ قرار دیا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنے والا مسلمان، کسی ''منکر'' کو ختم کرنے کے لئے کسی شخص کی زیادتی یا ملامت کی پرواہ نہیں کرتا لیکن اگر کوئی شخص اس کی پرواہ کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ایمان کمزور ہے اسے اپنی دنیاوی زندگی اور اس کی آرائش وزیبائش عزیز ہے جس کی خاطر وہ اس فریضے کو سرانجام دینے سے گریزاں ہے۔

☆ لیکن اگر کوئی شخص دل میں کسی برائی کو بُرائی نہیں سمجھتا تو اس کا مطلب یہی لیا جا سکتا ہے کہ اس کا ایمان آخری دموں پر ہے اور اس کا ضمیر مردہ ہو چکا ہے۔
آج بدقسمتی کے ساتھ امت مسلمہ اجتماعی طور پر ایسی کیفیت کا شکار ہو چکی ہے۔

35ویں حدیث

آداب اجتماعية

اجتماعی آداب

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَنَاجَشُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ، وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ إِخْوَانًا اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہُ وَلَا یَخْذُلُہُ، وَلَا یَکْذِبُہُ وَلَا یَحْقِرُہُ، اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا، وَیُشِیْرُ إِلٰی صَدْرِہٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ یَحْقِرَ أَخَاہُ الْمُسْلِمَ، کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُہٗ وَمَالُہٗ وَعِرْضُہٗ۔" رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ رکھو ایک دوسرے کے مقابلے میں بولی نہ لگاؤ ایک دوسرے کے ساتھ بغض نہ رکھو ایک دوسرے کے ساتھ لاتعلقی اختیار نہ کرو۔ کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے۔ اللہ کے بندے اور بھائی بن کے رہو۔ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس کے ساتھ زیادتی نہیں کرتا اسے رسوا نہیں کرتا اس کے ساتھ جھوٹ نہیں بولتا اسے حقیر نہیں سمجھتا۔ تقویٰ یہاں ہے یہ

حدیث نمبر 35
صحیح مسلم: 2564، صحیح بخاری: 5718، سنن ابی داؤد: 4910، جامع ترمذی: 1935، مسند احمد: 7713

بات آپ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا) کسی بھی انسان کے بُرے ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہے۔ اس کا خون اس کا مال اور اس کی عزت۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1- لَا تَحَاسَدُوْا فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل نہی معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفاعل "صحیح"، حروف اصلی: ح، س، د

2- لَا تَنَاجَشُوْا فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل نہی معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفاعل "صحیح"، حروف اصلی: ن، ج، ش

3- لَا تَبَاغَضُوْا فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل نہی معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفاعل "صحیح"، حروف اصلی: ب، غ، ض

4- لَا تَدَابَرُوْا فعل، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل نہی معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفاعل "صحیح"، حروف اصلی: د، ب، ر

5- وَلَا یَبِعْ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل نہی معروف، ثلاثی مجرد "اجوف" حروف اصلی: ب، ی، ع

6- لَا یَظْلِمُهٗ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع منفی معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ظ، ل، م "ہ" اسم ضمیر، واحد مذکر غائب، منصوب متصل

7- یَخْذُلُهٗ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع منفی معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: خ، ذ، ل، اسم ضمیر، واحد مذکر غائب، منصوب متصل

8- یَکْذِبُهٗ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع منفی معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ك، ذ، ب "ہ" اسم ضمیر، واحد مذکر غائب، منصوب متصل

9- یَحْقِرُهٗ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع منفی معروف، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ح، ق، ر اسم ضمیر، وحد مذکر غائب، منصوب متصل

10- یُشِیْرُ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "اجوف" حروف اصلی: ش، ی، ر

تشریح

جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے تجویز کردہ عنوان سے بھی یہ بات ظاہر ہوتی ہے اس حدیث کا بنیادی موضوع اجتماعی یعنی معاشرتی آداب کی تعلیم و تلقین ہے، جس میں درج ذیل امور کا ذکر کیا گیا ہے۔

حسد: یہ ایک منفی جذبہ ہے جو کسی کے دل میں پیدا ہو جائے تو اسے دوسرے کو نقصان پہنچانے پر ابھارتا ہے یہ حسد انسان کی معاشی، خاندانی، مالی، تعلیمی، ازدواجی زندگی کے کسی بھی پہلو کے حوالے سے ہو سکتا ہے اور اس کے نتیجے میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں، اس لئے قرآن نے حاسد کے حسد سے پناہ مانگنے کی ترغیب دی ہے۔

تناجش: اس سے مراد قیمت بڑھانے کے لئے مصنوعی بولی لگانا ہے جس کا بنیادی مقصد کاروباری مکروفریب کے ذریعے زیادہ منافع حاصل کرنا ہوتا ہے اس کی بنیادی روح یہ ہے کہ معاشی لین دین کے حوالے سے کوئی بھی ایسی حرکت نہ کی جائے جو فریقین میں سے کسی ایک کے لئے نقصان کا باعث ہو ہر شخص اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ معاشرتی ترقی کے لئے معاشی لین دین میں اصول وضوابط کی پابندی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔

تدابر: اس کا لغوی معنی ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کر لینا ہے یعنی باہمی تعلقات کو ختم کر لینا ہے اس میں معاشرتی خاندانی، کاروباری ہر طرح کے تعلقات شامل ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ باہمی تعلقات میں ایسا ہو سکتا ہے کہ فریقین میں سے کسی ایک کی بات دوسرے کو بُری لگے مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اس کے نتیجے میں مکمل طور پر لاتعلقی اختیار کر لی جائے بلکہ انسان کو درگزر کی پالیسی اختیار کرنی چاہیے۔

سودے پر سودا کرنا: عام طور پر ایسی صورت حال میں پہلے سودا کرنے والے فریق کو نقصان ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے کیونکہ دوسرا فریق اپنی برتر معاشی حیثیت کی وجہ سے زیادہ معاوضہ ادا کرنے کی پیش کش کرتا ہے جس کی وجہ سے فروخت کنندہ کا جھکاؤ اس کی طرف ہو

جاتا ہے۔

بھائی چارگی: اس نکتے کے تحت اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی معاشرے کے تمام افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت، رواداری بھلائی اور خیر خواہی کا رویہ برقرار رکھنا چاہیے جب کہ اس کتاب کی ساتویں حدیث میں مسلمان حکمرانوں اور عام مسلمانوں کے لئے خیر خواہی کے جذبات رکھنے کو دین کی بنیادی تعلیم قرار دیا گیا ہے۔

باہمی تعلقات: اس ضمن میں چار باتوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ ان میں سے کوئی بھی حرکت نہیں کرتا۔

ظلم: کسی چیز کو اس کے مخصوص مقام پر رکھنا ''عدل'' ہے اور ایسا نہ کرنا ''ظلم'' ہے یہ ظلم جان، مال عزت آبرو کسی بھی حوالے سے ہو سکتا ہے۔

رسوائی: اس کا تعلق عام طور پر عزت آبرو کے ساتھ ہوتا ہے تاہم کسی حد تک مالی معاملات بھی اس سے متعلق ہوتے ہیں۔

جھوٹ: یہ وہ خرابی ہے جو تمام تر معاشرتی خرابیوں کی جڑ ہے اور ہر طرح کی دھوکے بازی اسی کے سہارے کی جاتی ہے۔

تحقیر: کسی کو اپنے سے کم تر سمجھنے اور خود کو برتر سمجھنے کو اسلام نے سخت ناپسندیدہ حرکت قرار دیا ہے یہ احساس برتری مال خاندان، صحت کسی بھی حوالے سے ہو سکتا ہے بلکہ عام طور پر مذہبی حیثیت اور ظاہری دینداری کی بدولت بھی لوگ دوسروں کو کم تر اور خود کو برتر تصور کرتے ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہے جو زیادہ متقی ہو۔ لیکن متقی ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان میں اپنی برتری کا احساس اور دوسروں کو کم تر سمجھنے کا جذبہ بھی نہ ہو۔

جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس حدیث میں یہ وضاحت کی تقویٰ کا تعلق دل سے ہے اور کسی مسلمان کو حقیر سمجھنا نہایت قبیح حرکت ہے۔

36ویں حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ. وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ." رواه مسلم بهذا اللفظ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جو شخص کسی بھی مسلمان کی کوئی دنیاوی سختی کو دور کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے قیامت کی سختی کو دور کرے گا اور جو شخص کسی شخص کی تنگ دستی کو دور کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو دنیا اور آخرت میں آسانی عطا کرے گا اور جو شخص کسی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور جو شخص کسی ایسے راستے پر جائے گا جس پر اس نے علم حاصل کرنے کے لئے جانا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے لئے جنت کے راستے کو آسان کردے گا اور جب کچھ لوگ اللہ کے گھر میں اکٹھے ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں تو ان

حدیث نمبر 36

صحیح مسلم: 2699، سنن ابی داؤد: 4946، جامع ترمذی: 1425، سنن ابن ماجہ: 225، مسند احمد: 7421

پر سکینت نازل ہوتی ہے اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر فرشتے پر تان لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے پاس موجود (فرشتوں میں) کرتا ہے اور جس شخص کا عمل کمزور ہو اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔

1- نَفَّسَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل "صحیح"، حروف اصلی: ن، ف، س

2- یَسَّرَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل "مثال"، حروف اصلی: ی، س، ر

3- مُعْسِر اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "صحیح" حروف اصلی: ع، س، ر

4- یَلْتَمِسُ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افتعال "صحیح" حروف اصلی: ل، م، س

5- سَھَّلَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل "صحیح" حروف اصلی: س، ہ، ل

6- مَا اجْتَمَعَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی منفی معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افتعال "صحیح" حروف اصلی: ج، م، ع

7- یَتْلُوْنَ فعل، صیغہ، جمع مذکر غائب، فعل مضارع، مثبت معروف، ثلاثی مجرد "ناقص" حروف اصلی: ت، ل، و

8- یَتَدَارَسُوْنَہٗ فعل، صیغہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفاعل "صحیح" حروف اصلی: د، ر، س "ہ" اسم غیر متمکن، ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل

9- غَشِیَتْھُمْ "غشیت" فعل، صیغہ واحد مونث غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد "ناقص" حروف اصلی: غ، ش، ی "ھم" اسم، غیر متمکن، ضمیر، جمع مذکر غائب، منصوب متصل

10- حَفَّتْھُمْ "حفت" فعل، صیغہ واحد مونث غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل "ناقص" حروف اصلی: ح، ف، ی.......... "ھم" اسم، غیر متمکن، ضمیر، جمع، مذکر غائب، منصوب متصل

11- بَطَّأَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل "مہموز اللام" حروف اصلی: ب، ط، أ

12- لَمْ يُسْرِعْ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع نفی جحد بلم، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "صحیح"، حروف اصلی: س، ر، ع

تشریح

اس حدیث کے مرکزی مضمون دو ہیں:

i- کسی شخص کی مدد اور پردہ پوشی کرنے کی فضیلت

ii- علم کی فضیلت

اسلام کی بنیادی تعلیمات میں ایک انتہائی اہم تعلیم یہ ہے کہ دوسروں کے ساتھ بھلائی اور حسن سلوک کا روّیہ اختیار کیا جائے قرآن کی بہت سی آیات اور نبی اکرم ﷺ کی بہت سی احادیث میں اس بات کی ترغیب دی گئی جیسا کہ اس حدیث میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ ایسا کرنے والے شخص کو اس عمل کے بدلے میں آخرت میں اجر و ثواب حاصل ہوگا۔

یہ ایک عام مشاہداتی حقیقت ہے کہ دنیا میں تکالیف و پریشانی کے حوالے سے انسانوں کے درمیان تفاوت پایا جاتا ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ان میں سے بیشتر تکالیف اور پریشانیاں ایسی ہوتی ہیں جنہیں معاشرے کے دوسرے افراد ذرا سی کوشش کے نتیجے میں ختم کر سکتے ہیں۔

اسی طرح مالی اعتبار سے کچھ لوگ خوشحال ہوتے ہیں اور کچھ تنگ دست ہوتے ہیں اگر خوشحال لوگ تنگ دستوں کی مناسب مالی امداد کر دیں تو تنگدست لوگوں کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں اور یوں معاشرہ اجتماعی طور پر خوشحال اور خوش وخرم ہو سکتا ہے۔

اس حدیث کا دوسرا مرکزی مضمون قرآن مجید اور دینی علوم کے درس و تدریس کی فضیلت بیان کرنا ہے۔

i- اس کی پہلی فضیلت تو یہ ہے کہ ایسا کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ جنت کے راستے کو

آسان کر دیتا ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

ii- ایسے لوگوں پر سکینت نازل ہوتی ہے جس کے نتیجے میں انسان کا دل و دماغ اور اس کی روح پر سکون رہتے ہیں۔

iii- ایسے لوگوں کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان پر سایہ کر لیتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کی روحانی کیفیات اور معاملات بہتر ہو جاتے ہیں۔

حدیث کے آخر میں اس نکتے کی وضاحت کی گئی ہے کہ کامیابی کے حصول کی کلید "عمل" ہے اگر یہ ٹھیک نہ ہو تو نسب آدمی کو آگے نہیں لا سکتا۔

ویسے بھی عام فہم سی بات ہے کہ اگر محض نسب ہی کو فضیلت کا معیار قرار دیا جائے تو تمام بنی نوع انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور یوں نسبی اعتبار وہ سب یکساں حیثیت کے مالک ہیں۔

اس حدیث کے مرکزی مضامین تین ہیں۔

1- معاشرتی تعلقات میں آداب واخلاقیات کا بیان

2- علم کے حصول کی ترغیب

3- عمل کی ترغیب

نبی اکرم ﷺ کی احادیث کا مطالعہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ نے باہمی تعلقات میں دوسروں کے ساتھ بھلائی اور بہتری کا روّیہ اختیار کرنے کی بہت زیادہ ترغیب کی ہے یہ ایک بنیادی حقیقت ہے کہ دنیاوی زندگی میں پیش آنے والے مسائل میں اکثر ایسی نوعیت کے ہوتے ہیں جنہیں معاشرے کے دیگر افراد حل کر سکتے ہیں۔

اس حدیث کا دوسرا اہم مضمون علم کے حصول کی ترغیب دینا ہے اگرچہ عام طور پر اس علم سے مراد دینی علوم لئے جاتے ہیں لیکن کتاب وسنت کا عمومی مطالعہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس میں ہر وہ علم شامل ہوگا جو انسانیت کی بھلائی اور بہتری کے لئے استعمال ہو۔

تاہم اسلام کی نظر میں بنیادی ترجیح اور اہمیت دینی علوم کی حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرنے اور اس کے درس وتدریس کو اہتمام کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

حدیث کا آخری مضمون عمل کی اہمیت واضح کرنا ہے جس کی طرف یہ کہہ کر اشارہ کیا گیا اگر عمل سے دامن خالی ہو تو نسب اس کا نعم البدل نہیں بن سکتا۔

37ویں حدیث

کرم اللہ

اللہ تعالیٰ کا کرم

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیہِ عَنْ رَبِّہٖ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَالَ: ”اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ، ثُمَّ بَیَّنَ ذٰلِکَ، فَمَنْ ھَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً، وَاِنْ ھَمَّ بِھَا فَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ عِنْدَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَّاِنْ ھَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً وَاِنْ ھَمَّ بِھَا فَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ سَیِّئَۃً وَاحِدَۃً“ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا بِھٰذِہِ الْحُرُوْفِ۔

فَانْظُرْ یَا اُخِیْ وَفَّقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکَ اِلٰی عَظِیْمِ لُطْفِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَتَاَمَّلْ ھٰذِہِ الْاَلْفَاظَ، وَقَوْلُہٗ ”عِنْدَہٗ“ اِشَارَۃٌ اِلَی الْاِعْتِنَاءِ بِھَا وَقَوْلُہٗ ”کَامِلَۃً“ لِلتَّاکِیْدِ وَشِدَّۃِ الْاِعْتِنَاءِ بِھَا، وَقَالَ فِی السَّیِّئَۃِ الَّتِیْ ھَمَّ

حدیث نمبر 37

صحیح مسلم:131، صحیح بخاری:6126، مسند احمد:2828

بِهَا ثُمَّ تَرَكَهَا "كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً" فَأَكَّدَهَا بِكَامِلَةٍ، "وَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبَهَا وَاحِدَةً فَأَكَّدَ تَقْلِيلَهَا بِوَاحِدَةٍ وَلَمْ يُؤَكِّدْهَا بِكَامِلَةٍ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ سُبْحَانَهُ لَا نُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْهِ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کے فرمان کے طور پر نقل کیا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں مقرر کر دی ہیں اور پھر انہیں بیان بھی کر دیا ہے جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے گا اور اس پر عمل نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں ایک مکمل نیکی کے طور پر محفوظ رکھے گا اور جو شخص اس نیکی کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اسے دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ تک (اجر و ثواب کے طور پر) اپنے پاس محفوظ رکھے گا اور کوئی شخص کسی گناہ کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اسے ایک مکمل نیکی کے طور پر محفوظ رکھے گا اور کوئی شخص گناہ کا ارادہ کرے اور پھر اسے کر لے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک گناہ کے طور پر اپنے پاس محفوظ رکھے گا۔

اس حدیث کو بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ان الفاظ میں روایت کیا ہے

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' اے میرے بھائی! آپ اس بات کا جائزہ لیں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے اور آپ کو بھی' اللہ تعالیٰ کے اس عظیم لطف کی۔ آپ ان الفاظ پر غور کریں روایت کا لفظ "عندہ" اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیکی کی طرف اہتمام کے ساتھ رحمت فرمائے گا اور روایت کا لفظ کہ وہ ایک مکمل نیکی ہوگی یہ تاکید کے لئے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے ایک خاص فضل کی طرف اشارہ ہے جو اس عمل کے ساتھ ہوگا اور روایت میں یہ بھی ارشاد فرمایا گیا کہ گناہ

کے بارے میں جب کوئی شخص اس کا ارادہ کرے گا اور اس ارادے کو ترک کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں ایک مکمل نیکی تحریر کرے گا۔ یہاں پر بھی ''مکمل'' کے لفظ نے تاکید پیدا کی ہے اور اگر وہ شخص اس پر عمل کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ایک گناہ کے طور پر تحریر کرے گا یہاں اس نیکی کے کم ہونے کو لفظ ''ایک'' کے ذریعے مؤکد کیا گیا ہے یہاں اس کو لفظ کامل کے ذریعے مؤکد نہیں کیا گیا۔ ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے اور اس کا احسان ہے ہم اس کی تعریف نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

1- بَیَّنَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل ''اجوف'' حروف اصلی: ب، ی، ن

2- هَمَّ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد، مضاعف، حروف اصلی: ہ، م، م

3- أَضْعَافٍ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، جمع، مکسر، اسم جامد

4- فَانْظُرْ فعل، واحد مذکر حاضر، فعل امر معروف، ثلاثی مجرد، صحیح، حروف اصلی: ن، ظ، ر

5- وَفَّقَنَا وفق، فعل صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل ''مثال'' حروف اصلی و، ف، ق

''نا'' اسم، غیر متمکن، ضمیر، جمع متکلم، منصوب متصل

6- وَتَأَمَّلْ فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعل ''مہموز الفاء'' حروف اصلی ا، م، ل

7- الْإِعْتِنَاءِ اسم، مفرد، معرفہ، معرب، متمکن، اسم مصدر، ثلاثی مزید فیہ، باب افتعال

8- لِلتَّاكِيْدِ ''ل'' حرف جر ''تاکید'' اسم، مفرد، معرب، متمکن، اسم مصدر، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل

9- فَأَكَّدَهَا ''اکد''، فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفعیل ''مہموز الفاء'' حروف اصلی: ا، ک، د

''ھا'' اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد مونث غائب، منصوب متصل

10- بِكَامِلَةٍ "ب" حرف جر "كاملة" اسم، مفرد، نكرہ، معرب، متمکن، مونث، واحد، اسم مشتق، اسم فاعل، ثلاثی مجرد "صحیح" حروف اصلی: ک، م، ل

11- تَقْلِيْلَهَا "تقلیل" اسم، مفرد، نکرہ (عبارت میں یہ مضاف الی المعرفہ ہے) معرب متمکن، اسم مصدر، باب تفعیل "ھا" اسم ضمیر، واحد مونث غائب، مجرور متصل

12- لَا نُحْصِيْ فعل، صیغہ جمع متکلم، فعل مضارع منفی معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "ناقص" حروف اصلی: ح، ص، ی

13- التَّوْفِيْقُ اسم، مفرد، معرفہ، معرب، متمکن، اسم مصدر، باب تفعیل

تشریح

اس حدیث کا مرکزی مضمون اللہ کی رحمت اور فضل کی عظمت اور وسعت کا بیان ہے جیسا کہ امام نووی نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے حدیث کے الفاظ سے ثابت ہونے والے نکات کی نشاندہی کی ہے۔

38ویں حدیث

غضب الله ورضاه

اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی رضا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ، وَلَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ

حدیث نمبر 38

صحیح بخاری: 6137، مسند احمد: 2636، صحیح ابن حبان: 347، سنن بیہقی کبریٰ: 20769

الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَلَئِنْ سَأَلَنِیْ لَأُعْطِیَنَّهُ،
وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَأُعِیْذَنَّهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے کسی دوست کے ساتھ دشمنی رکھے گا میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سب سے زیادہ میرے نزدیک محبوب وہ چیز ہے جو میں نے اس شخص پر فرض کی ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے خاص محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اسے محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کی سماعت ہو جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ سنتا ہے اور اس کی بصارت ہو جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ کوئی چیز پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کوئی سوال کرے تو میں اس کو ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ کسی چیز سے میری پناہ مانگے تو میں اس کو اس چیز سے پناہ دیتا ہوں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1- عَادٰی فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب مفاعلۃ "ناقص" حروف اصلی: ع، د، و

2- اٰذَنْتُہٗ آذنت، فعل صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب مفاعلۃ "مہموز الفاء" حروف اصلی: ا، ذ، ن

"ہ" اسم، ضمیر، واحد مذکر غائب، منصوب متصل

3- تَقَرَّبَ فعل، صیغہ مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفاعل "صحیح" حروف اصلی: ق، ر، ب

4- اِفْتَرَضْتُہٗ افترضت، فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افتعال "صحیح" حروف اصلی: ف، ر، ض "ہ" اسم، ضمیر، واحد مذکر غائب منصوب متصل

5- أُحِبَّهُ "احب"، فعل صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "مضاعف" حروف اصلی: ح، ب، ب "ہ" اسم ضمیر، واحد مذکر غائب، منصوب متصل

6- أَحْبَبْتُهُ فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "مضاعف، حروف اصلی: ح، ب، ب "ہ" اسم ضمیر، واحد مذکر غائب، منصوب متصل

7- يُبْصِرُ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "صحیح" حروف اصلی: ب، ص، ر

8- لَأُعْطِيَنَّهُ "لاعطین"، فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع معروف بالام تاکید ونون تاکید ثقیلہ، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "ناقص" حروف اصلی: ع، ط، ی..... "ہ" اسم، غیر متمکن، ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل

9- اسْتَعَاذَنِي "استعاذ"، فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب استفعال "اجوف" حروف اصلی: ع، و، ذ..... "ن" وقایہ "ی" اسم ضمیر، واحد متکلم، منصوب متصل

10- لَأُعِيذَنَّهُ "لاعیذن"، فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع معروف بالام تاکید ونون تاکید ثقیلہ، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "اجوف" حروف اصلی: ع، و، ذ "ہ" اسم، غیر متمکن، ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل

تشریح

سابقہ تمام روایات ان موضوعات پر مشتمل تھیں جن میں بندۂ مومن کو مختلف احکام بجا لانے کا حکم دیا گیا اور ترغیب دی گئی احکام کی یہ بجا آوری دو صورتوں پر مشتمل ہے' کچھ امور کو سرانجام دینا اور کچھ امور کے ارتکاب سے باز رہنا۔

ان میں فرائض و واجبات بھی ہیں اور مستحبات و مندوبات بھی ہیں۔ کچھ امور حرام' مکروہ یا خلاف اولیٰ کے زمرے میں آتے ہیں۔ اس حدیث میں ان لوگوں کے اجر وثواب کا ذکر کیا گیا ہے جو احکام الٰہیہ پر مکمل طور پر عمل کرتے ہیں اور فرائض و واجبات کے ہمراہ نوافل بھی ادا کرتے ہیں۔

ایسے لوگوں کو بڑی نعمت یہ نصیب ہوتی ہے کہ جو انسان ان کے ساتھ دشمنی رکھے

اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف اعلانِ جنگ فرمایا ہے۔ آج بدقسمتی کے ساتھ مسلمان کہلانے والے افراد میں بہت سے ایسے گروہ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو اولیاء عظام کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے ذرا ہچکچاہٹ کا شکار نہیں ہوتے اور بعض بدباطن تو ایسے بھی ہیں جو حضرات صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنے کو اپنا دین وایمان سمجھتے ہیں اور جن کی بدنصیبی حد سے زیادہ بڑھ چکی ہو وہ آقائے نامدار کی عظمت شان کے بارے میں ''تحفظات'' کا شکار نظر آتے ہیں۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں؟

خسروا! عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا

ان کی مزید بدقسمتی یہ ہے کہ اگر آپ ان کے سامنے دیوبند، سہارنپور، قم، یا نجد کے رہنے والے اور ''علامہ'' کہلانے والے کسی شخص کے بارے میں ذرا سا منفی لہجہ استعمال کریں تو یہ فوراً آتش زیر پا ہو جاتے ہیں۔

حدیث میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ قرب خداوندی کے حصول کا بنیادی ذریعہ فرائض ہیں اور اگر کوئی شخص فرائض کے ہمراہ نوافل بھی ادا کرتا رہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا ''محبوب'' بن جاتا ہے اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ، پاؤں، کان، آنکھ بن جاتا ہے۔

اس سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں اہلسنّت اور ان کے مخالفین کے درمیان اختلاف رائے پا لیا جاتا ہے اہل سنت کے مخالفین کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بندہ ان اعضاء کے ذریعے کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہو جبکہ اہل سنت اس بات کے قائل ہیں کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ''ولی اللہ'' کے ان اعضاء میں اضافی طاقت اور صلاحیت'' پیدا ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اہل سنت کے مخالفین اپنی جماعت کے بڑوں میں امر واقع کے طور پر اس ''اضافی طاقت اور صلاحیت کے وجود'' کو تسلیم کرتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ وہ اہل سنت کے مؤقف کو غلط بھی قرار دیتے ہیں اگرچہ وہ یہ بات بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے بڑوں میں موجود ''اضافی طاقت وصلاحیت'' ان کی ''دینداری'' کے وجہ سے تھی

اور اگر وہ اتنے "دیندار" نہ ہوتے تو ان میں یہ خصوصیت موجود نہ ہوتی۔

39ویں حدیث

مالا اثم فیہ

جن چیزوں میں گناہ نہیں ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ أُمَّتِيْ الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ" حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُمَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیشک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا اور بھول چوک کو درگزر کر دیا ہے اور اس چیز کو بھی جس پر انہیں مجبور کیا گیا ہو۔

یہ حدیث حسن ہے اور اس کو امام ابن ماجہ، امام بیہقی اور دیگر حضرات نے روایت کیا ہے۔

1- تَجَاوَزَ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، ماضی مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب تفاعل "اجوف" حروف اصلی: ج، و، ز

2- اسْتُكْرِهُوْا فعل، صیغہ جمع مذکر غائب، فعل ماضی مثبت مجہول، ثلاثی مزید فیہ، باب استفعال "صحیح"، حروف اصلی: ک، ر، ہ

تشریح

اس حدیث پاک میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح اس نے اپنے بندوں پر آسانی کرتے ہوئے غلطی، بھول چوک اور زبردستی کے نتیجے

حدیث نمبر 39

سنن ابن ماجہ: 2043، صحیح ابن حبان: 7219، سنن بیہقی کبریٰ: 14871، مصنف عبدالرزاق: 11416،

میں صادر ہونے والے عمل سے درگزر کیا ہے تاہم یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ ان چیزوں کا تعلق آخرت کے ساتھ ہے دنیاوی احکام اور سزاؤں کا حکم مختلف ہوگا۔

40ویں حدیث

قصر الامل

اُمید کا مختصر ہونا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ: "كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَآءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ ." رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں اللہ کے رسول نے میرے کندھے پکڑ کر ارشاد فرمایا دنیا میں یوں رہو جیسے تم اجنبی ہو یا مسافر ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جب شام ہو جائے تو تم صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو اور بیمار ہونے سے پہلے اپنی صحت کو غنیمت سمجھو اور مرنے سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھو۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1- بِمَنْكِبِيْ "ب" حرف جر "منکبی" اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، تثنیہ، اسم مشتق، اسم آلہ، ثلاثی مجرد (اضافت کی وجہ سے آخر سے نون گر گیا ہے) "ی" اسم، غیر متمکن، ضمیر، واحد متکلم ۔

2- غَرِيْبٌ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم مشتق، اسم فاعل، صفت مشبہ، ثلاثی

حدیث نمبر 40

صحیح بخاری: 6053، جامع ترمذی: 2333، سنن ابن ماجہ: 4114، مسند احمد: 4764، صحیح ابن حبان: 698

مجرد، ''صحیح''، حروف اصلی: ع، د، ب

3- عَابِرُ اسم، مفرد، نکرہ، معرب، متمکن، مذکر، واحد، اسم فاعل، اسم مشتق، ثلاثی مجرد، ''صحیح'' حروف اصلی: ع، ب، ر

4- فَلَا تَنْتَظِرْ فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل نہی معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افتعال ''صحیح'' حروف اصلی: ن، ظ، ر

5- خُذْ فعل، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر معروف، ثلاثی مجرد، مہموز الفاء، حروف اصلی: ا، خ، ذ

تشریح

اس حدیث کا مرکزی مضمون دنیا کی بے ثباتی کی طرف توجہ دلانا ہے جیسے کسی شخص کا کسی اجنبی جگہ یا راستے میں دل نہیں لگتا بلکہ فطری طور پر اسے گھر واپس پہنچنے کی خواہش اور جلدی ہوتی ہے اسی طرح بندہ مؤمن کو بھی چاہیے کہ وہ دنیاوی زندگی کو ایک مسافر کی طرح بسر کرے اور آخرت میں اپنے مخصوص مقام جنت تک پہنچنے کا آرزومند رہے اور اس کی تیاری جاری رکھے کیونکہ کوئی بھی عقل مند مسافر ایسی کوئی حرکت نہیں کرتا جس کے نتیجے میں اسے سفر کے دوران عارضی طور پر کوئی سہولت یا آرام میسر آجائے لیکن یہ سہولت منزل پر پہنچنے کے بعد اس کے لئے پریشانی کا باعث ہو۔

41ویں حدیث

هوى المؤمن

مؤمن کی خواہش

عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ'' حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَيْنَاهُ فِي كِتَابِ الْحُجَّةِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت ابو محمد عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا ہے تم میں کوئی بھی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہش نفس اس چیز کی پیروکار نہ بن جائے جسے میں لے کر آیا ہوں (یعنی اسلامی احکام کی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہم نے اس حدیث کو کتاب الحجۃ میں صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

1- لَا یُؤْمِنُ فعل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، ثلاثی مزید فیہ، باب افعال "مہموز الفاء" حروف اصلی: ا، م، ن

2- هَوَاهُ اسم، مرکب، اضافی، "هوا" اسم، مفرد، نکرہ، مذکر، واحد (مضاف) "ہ" اسم، ضمیر، واحد مذکر غائب، مضاف الیہ

3- جِئْتُ فعل، صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد

تشریح

حدیث کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ مسلمان کہلانے والے ہر شخص کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ وہ زندگی کے ہر معاملے میں نبی اکرم ﷺ کے احکام اور اسوہ کی پیروی کرے۔ کتاب وسنت کی بہت سی نصوص میں یہ حکم وارد ہوا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے حکم کی فرمانبرداری کرے گا وہ عظیم کامیابی حاصل کرے گا"۔ (الاحزاب)

42ویں حدیث

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا اُبَالِيْ، يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ، يَا اِبْنَ

اٰدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَاتُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً." رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت انس بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے امید وابستہ رکھے گا میں تیری تمام خامیوں سمیت تیری مغفرت کرتا رہوں گا اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے مغفرت مانگے تو میں تجھے مغفرت عطا کر دوں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین جتنے گناہ لے کر آئے اور پھر اس حالت میں میری بارگاہ میں حاضر ہو کہ تو کسی کو میرا شریک نہ سمجھتا ہو تو میں اس جتنی مغفرت (تجھے عطا) کروں گا"۔

اس حدیث کا مرکزی مضمون اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کا بیان ہے یہ مضمون کتاب وسنت کی دیگر بہت سی نصوص میں وارد ہوا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"تم فرما دو! اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنے اوپر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی مغفرت کر دے گا بے شک وہ بہت مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے"۔ (الزمر)

☆☆☆☆☆☆☆